

ماہنامہ لاہور

۱۹۳۵ء

عنايتِ نعت

نعت

۳۵



”نعت“ لاہور کی اشاعت خاص

وطن عزیز میں سیرت طیبہ پر کئی علمی و تحقیقی رسالے شائع ہوتے ہیں۔ آقائے دو جہاں رحمۃ اللہ علیہ کے ذکر جلیل اور آپ کی نعت پر علمی، تحقیقی و تخلیقی مواد کی اشاعت کے حوالے سے ماہنامہ ”نعت“ لاہور کو ایک نمایاں مقام حاصل ہے۔ اب تک سیرت طیبہ، نعت اور عالم اسلام کے معروف نعت گو شعراء کے کلام کی تحقیق و تدوین سے متعلق اس رسالے میں کئی خاص نمبر شائع ہو چکے ہیں۔ زیر نظر اشاعت عالم اسلام کی نامور علمی و روحانی شخصیت مولانا خیر الدین خیوری (والد گرامی مولانا ابوالکلام آزاد) کے سوانح اور ان کی نعت گوئی پر مشتمل ہے۔ راجا رشید محمود نے مولانا خیر الدین خیوری کے حالات زندگی بڑی عرق ریزی سے مرتب کیے ہیں اور آپ کی نعت گوئی پر بہت عمدہ مواد جمع کر دیا ہے۔

”اخبار تحقیق“ (ادارہ تحقیقات اسلامی بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی اسلام آباد)
جنوری۔ مارچ ۲۰۰۵ء (صفحہ ۵)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بقاعدہ اشاعت کا 18 واں سال
راجا رشید محمود (صدر ادارہ اشاعت لاہور) کی پابند جانگریز

ماہنامہ لاہور نعت

جلد 18 جولائی 2005 شماره 7

عنایت نعت

ڈاکٹر سید ریاض الحسن کیلانی
ماہی زنی ہول بئری لاہور

پبلشر
راجا رشید محمود
ماہنامہ نعت
لاہور

ایڈیٹر: راجا رشید محمود

ڈپٹی ایڈیٹر: شہناز کوثر۔ انظر محمود

کلچر: راجا اختر محمود

پرنٹر: علی محمد کھوکھر جم پرنٹرز لاہور

کپی رائٹنگ: ملا علی قلی فون: 7230001

بائینڈر: خلیفہ عبدالحمید بک ہائینڈنگ ہاؤس 38 اوپن مارلاہور

فون: 7463684

ادارہ اشاعت لاہور (پاکستان)
پوسٹ کوڈ: 54590

شاعرِ نعت کا 35 واں اُردو مجموعہ 'نعت'

عنايتِ نعت

راجا رشید محمود

مدیر ماہنامہ "نعت" لاہور
صدر ایوانِ نعت (رجسٹرڈ)

قدّمینِ مصطفیٰ (علیہ السّلام)

کی طرف سے طلوع ہوتے ہوئے سورج
کی عقیدتوں کے نام

الطاف

- ۱- العام محمد کو کا ہے عافیت سراپا
 ۲- یہ سود ہے سراسر یہ منفعت سراپا
 ۳- جو تھا الم سراسر رنج و آفتب سراپا
 ۴- طیبہ کھینچے پر ہے سرور اب سراپا
 ۵- نور خدائے برحق ہیں مصطفیٰ ﷺ سراپا
 ۶- سایہ کہاں سے آئے جب ہیں نیا سراپا
 ۷- پہلے تو تھا رنجیدہ و غم گین سراپا
 ۸- پہنچا ہوں مدینے تو ہوں تسکین سراپا
 ۹- گرد طیبہ سے مرے چہرے کو تابندہ کیا
 ۱۰- حیار کی اہم کا یوں رب نے باشعہ کیا
 ۱۱- عظیم سرور کے استعجاب میں ادب اب فکر
 ۱۲- پہنچیں پائیں خود کو استعجاب میں ادب اب فکر
 ۱۳- سمجھتا ہوں عیان رسول حق ﷺ کو جب اچھا
 ۱۴- مرا عجز کو چاہیں گے نہ کیوں محبوب رب اچھا
 ۱۵- زمیں سے عرش تک جتا ہے غار محمد ﷺ کا
 ۱۶- "ظہور ایں عالم امکان میں ہے سارا محمد ﷺ کا"
 ۱۷- کرم یوں رحمت رحمان میں ہے سارا محمد ﷺ کا
 ۱۸- "ظہور ایں عالم امکان میں ہے سارا محمد ﷺ کا"
 ۱۹- لڑا ایں فضا کا ہے سب سے عالی و دماغ
 ۲۰- جس کا ہے یاد ربانی پاک ﷺ کا شکر دماغ
 ۲۱- باہر بہ شفا چاہے گا اندر کی مشکو
 ۲۲- مجھ سے کرے گا شہر پیر ﷺ کی مشکو

- ۱۱- ہے جو چہرہ انکس و رحمت سرور ﷺ دماغ
 ۱۲- رکھتا ہے دامن بھی ان کے لطف کا غور دماغ
 ۱۳- دے اگر اے دوست تجھ کو بھی خدا علم و شعور
 ۱۴- کام میں لانا یہ مدبر مصطفیٰ ﷺ علم و شعور
 ۱۵- مدینہ طیبہ طالبہ ائین جان رحمت ہے
 ۱۶- اسی باعث مرے غائبے پہ اس خطے کی رحمت ہے
 ۱۷- لب پر ہے ذکر لیلۃ الاسراء بہ انکسار
 ۱۸- لیکن ہے یہ کتابہ افشا بہ انکسار
 ۱۹- پڑھتے جو ہیں دودھ مسلمان بہ اہتمام
 ۲۰- پاتے ہیں رب کا اس طرح عرفاں بہ اہتمام
 ۲۱- نعت پڑھتا ہوں یا نام چیتا ہوں میں میرے آقا علیک السلام آپ کا
 ۲۲- ہے یہ عادت سعادت عبادت مری ذکر کرتا ہوں بالاعتزام آپ کا
 ۲۳- پیش سرور ﷺ یہ نہیں ہے محض صفت کی انگ
 ۲۴- صفت قرطاس پر لایا ہوں اندر کی انگ
 ۲۵- یہ بات محمود خوش حیاں سے سنو جو ہے دور ہر گماں سے
 ۲۶- طلب کردہ رب ایں دامن سے تو پاؤ سرکار ہر جہاں ﷺ سے
 ۲۷- دنیا میں نظر آیا نہیں کوئی کہیں پر
 ۲۸- حکیم کے قابل مرے آقا ﷺ کے علاوہ
 ۲۹- محفل نعت میں یوں خاک بر آئے ہیں
 ۳۰- باہر آنکھوں سے حقیقت کے گھر آئے ہیں
 ۳۱- پڑھ لو یہ سر توفیق ابوان مصطفیٰ ﷺ
 ۳۲- ہر زاوہ مدینہ ہے مہمان مصطفیٰ ﷺ
 ۳۳- ظاہر ہوئی غفور کی وحدت حضور ﷺ سے
 ۳۴- ہے فتح باب راز حقیقت حضور ﷺ سے

- ۳۵۔ سب انبیاء پاک ہیں محبوب کبریا
لیکن سرے حضور ﷺ ہیں محبوب کبریا ۵۸
- ۳۶۔ وہ نبی آخری ہیں رسول آخری
میرے سرکار والا ﷺ کی ہے ہر صدی ۵۹
- ۳۷۔ پتھروں کو زہاں دسب آقا ﷺ نے دی
دیکھو گفتار فکر سند ہو مگی ۶۱
- ۳۸۔ یوں شہر مصطفیٰ ﷺ کو حیات آشنا کوں
آئے وہاں تھا بھی تو اس کو بجا کوں ۶۲
- ۳۹۔ "صل علی النبی ﷺ" جو زہاں سے سدا کوں
گویا میں حرفہ رافع رنج و بلا کوں ۶۳
- ۴۰۔ جب اٹھی حضرت محبوب خدا ﷺ ہوں
کیوں نعت سرا ان کا نہ ہر صبح و مسا ہوں ۶۴
- ۴۱۔ اس راہ میں نہ کوئی بھی شے ہم کو سد ملی
طیبہ میں داطے کی ہمیں یوں سند ملی ۶۶
- ۴۲۔ نام نبی ﷺ چھو گئے تو دکھ ہوں گے سارے گرد
کافور پاؤ گے غم و اندوہ و رنج و درد ۶۷
- ۴۳۔ یہ ہے اعجاز "او ادنیٰ" کی قربت کا واسطہ کا
"شب معراج پردہ اٹھ گیا روئے حقیقت کا ۶۷
- ۴۴۔ رعوں کیوں شہر ہر پل نہ میں صبح قیامت کا
نظارہ دیدنی جب ہو گا خورشید شفاعت کا ۶۹
- ۴۵۔ عجب مہر حبیب کبریا ﷺ میں سر خوش دیکھی
وہاں پر اس پالا ہم نے اس جا آشتی دیکھی ۷۰
- ۴۶۔ کرم جس پر ہے شاہ مرطیں ﷺ کا
بڑا ہے۔ کوئی ہو اور ہو کہیں کا ۷۲

- ۴۳۔ وہی جو اس کا ہے حبیب غفور ﷺ سے
کچھ حضور حق ہو سر پر غفور سے ۴۳
- ۴۴۔ مانگو جو تم سیاحت جنت حضور ﷺ سے
مل جائے گی ریاضت جنت حضور ﷺ سے ۴۵
- ۴۵۔ دُن کو جس کے لیے طیبہ ہے بعد از قبض روح
وہ بھی بخت اچھوں سے اچھا ہے بعد از قبض روح ۴۶
- ۴۶۔ کیا حفظِ حرفت سرکار ﷺ کا تھا بے غرض
عازی علم الدین کا تھا جیتا مرتا بے غرض ۴۷
- ۴۷۔ وہ دن گویا خدائے پاک کی رحمت کی صورت تھا
کرم دید رسول پاک ﷺ کا صبح قیامت تھا ۴۸
- ۴۸۔ اس کے آقا ﷺ سا کوئی باذل نہیں
اور کوئی محمود سا ساکن نہیں ۴۹
- ۴۹۔ جو بھی ان ﷺ کا نام پکارے
اس کے نام پر نبی ﷺ ہمارے ۵۰
- ۵۰۔ نعت گو اپنی اکائی ہیں دیتا بھائی
اور فتوحات سے رانی نہیں دیتا بھائی ۵۱
- ۵۱۔ "او ادنیٰ" کی قربت پر ہو
صورت جب بے صورت پر ہو ۵۲
- ۵۲۔ جا بجا ہیں طیبہ اقدس میں الوہ خدا
مہر سرور ﷺ ہے جلی گاہ اسرار خدا ۵۵
- ۵۳۔ سرکار ﷺ کو جو حسن عقیدت قبول ہے
مجھ کو برائے نعت ریاضت قبول ہے ۵۶
- ۵۴۔ رکھتے ہیں جو نبی ﷺ سے محبت وہ اور ہیں
جن کو نہیں ہے ذوق ظافت وہ اور ہیں ۵۷

حمدِ باری تعالیٰ

انجام حمد گو کا ہے عافیت سراپا
یہ شود ہے سراسر یہ منفعت سراپا
پائی فلاح اُس نے رب کی اماں میں آیا
ہے اپنی معصیت پر جو معذرت سراپا
اسرا کی رات رب نے محبوب ﷺ کو بلایا
قصر دُنا میں دونوں تھے محویت سراپا
مالک! یہ دیں تجھ کی دستبرد میں ہے
کچھ ہو چلے ہیں بندے لادینیت سراپا
رب کریم! اس کے پچھل سے دیں بچانا
اسلام کی ہے دشمن صُنیوئیت سراپا
ان کی ثنا و مدحت تقلید کبریا ہے
رب نے جنہیں بنایا معصومیت سراپا
ایوان حمد گوئی میں آ گیا ہے جب سے
محمود بن گیا ہے معروضیت سراپا

☆☆☆☆☆

- ۴۸۔ خاکِ سب کو یا سب سے چمپا کر
۴۹۔ تو ذکرِ سرودِ عالم ﷺ کیا کر
۵۰۔ آج اذنِ مدحِ مرسل ﷺ چاہیے
۵۱۔ اور صلہ اس کا ہمیں کل چاہیے
۵۲۔ رب کے ہیں محبوب بھی آقا تو ہیں عطا بھی
۵۳۔ حشر صادق بھی ہیں وہ کافِ اسرار بھی
۵۴۔ تعلق اپنا جو ہے وہ کبھی نہ تھا محدود
۵۵۔ خطا نہ میری نہ سرکارِ ﷺ کی عطا محدود
۵۶۔ فن کی تخلیق میں پرکھو تو میرا یہ رویہ کیا ہے
۵۷۔ آنکھوں میں کلامِ خالق ہے ہونٹوں پہ ثنائے آقا ﷺ ہے
۵۸۔ نہ جاہ و شہرت و شوکت نہ سیم و زر سے ملتا ہے
۵۹۔ سکونِ قلب و روح و جاں در سرودِ ﷺ سے ملتا ہے
۶۰۔ سرودِ کلِ ﷺ نے دلایا ہم کو احسانِ عمل
۶۱۔ پیش کرنے کے لیے محشر میں ہو رہاں عمل

☆☆☆☆☆



جو تھا اَلَمْ سراسر رنج و تعب سراپا
 طیبہ پہنچنے پر ہے مسرور اب سراپا
 میں تپہ نبی ﷺ کے یوں سامنے کھڑا ہوں
 وہ سرسبز رسد ہے اور میں طلب سراپا
 قرآن کے مطابق ہر امتی کے حق میں
 رافت ہیں اور رحمت محبوب رب ﷺ سراپا
 شہر رسول حق ﷺ میں جس وقت پہنچے زائر
 تعظیم ہو مجسم اُس پر ادب سراپا
 قربان جس پہ انس و جن و ملک ہوئے ہیں
 ہستی نے مصطفیٰ ﷺ کی پایا عجب سراپا
 شاعر صحابہ ان کو ہر روز دیکھتے تھے
 لیکن لکھا انھوں نے سرور ﷺ کا کب سراپا
 محمود کی یہ حالت ہے نعت کے عمل میں
 جب تھا نیاز یکسر ہے عجز اب سراپا

☆☆☆☆☆



نور خدائے برحق ہیں مصطفیٰ ﷺ سراپا
 سایہ کہاں سے آئے جب ہیں ضیا سراپا
 ہر قول مصطفیٰ ﷺ کا فرمان ہے خدا کا
 اللہ کی رضا ہے اُن کی رضا سراپا
 اِس واسطے لبوں پر اصحاب کی ثنا ہے
 اک ایک کی نظر میں آقا ﷺ کا تھا سراپا
 صورت یہ مستقل ہے اک ربط باہمی کی
 میں ہوں خطا سراپا آقا ﷺ عطا سراپا
 جب تپہ نبی ﷺ پر پہلی نظر پڑی تھی
 سر کی خبر کسے تھی میں تھا جھکا سراپا
 شہر نبی ﷺ میں مدفن کی ہے اِس بنا پہ خواہش
 طیبہ کی جو قضا ہے وہ ہے بقا سراپا
 بھیک اس سے روشنی کی مانگی ہے قدسیوں نے
 طیبہ کی گرد رہ سے جس کا آٹا سراپا

لطف نبی ﷺ کے طالب عاصی ہیں سر سے پائیک
 در یوزہ گر ہیں اُن کے سب پارسا سراپا
 شوکتِ برونِ محشر یہ ہے درودِ خواں کی
 پیکر ہے کروفر کا اور طفلانہ سراپا
 اس پر بھی دستِ شفقت سرکار ﷺ پھیرتے ہیں
 پتلا جو ہو خطا کا جو ہو بُرا سراپا
 یہ واقعہ ہے شاعرِ اصحابِ مصطفیٰ ﷺ نے
 لکھا نہیں ہے اپنے سرکار ﷺ کا سراپا
 سب امتی نبی ﷺ کے بن جائیں بھائی بھائی
 ہوں سر بسرِ محبتِ مہر و وفا سراپا
 سب حیاتِ اس کی دائم رہی ہیں ناعت
 محمود کا رہا ہے محوِ ثنا سراپا

☆☆☆☆☆



پہلے تو تھا رنجیدہ و غم گین سراپا
 پہنچا ہوں مدینے تو ہوں تسکین سراپا
 مثل اُس کا نظیر اُس کی تو ممکن ہی کہاں تھی
 خود رب نے تراشا جو خوش آئین سراپا
 کیا ہو یہ خود آپ سے پوچھا گیا پہلے
 آقا ﷺ کا بنا یوں سر تعین سراپا
 تخلیقِ عوالم کی ہے توجیہ تو یہ ہے
 سرور ﷺ کا ہوا باعثِ تکوین سراپا
 محبوبِ خدا ﷺ اس سے بہت پہلے نبی تھے
 پھر بعد میں آدم کا بنا طین سراپا
 واجد اسی ہستی کو ہوئی مُدیتِ باری
 حق ہے کہ پیبرِ ﷺ کا ہے حق بین سراپا
 خود آپ عمل کرتے تھے فرمانے سے پہلے
 کردار ہے سرکار ﷺ کا تلقین سراپا

دنیا کی دلاویزی کو سرکار ﷺ کا گنبد
ہے باعث آرائش و تزئین سراپا
جو رتبہ سرکار ﷺ سے کم لفظ کہیں گے
ایسوں کے لیے نہیں تو ہوں توہین سراپا
محمود جو نہی نعت نبی ﷺ میں نے کہی تھی
سب خور و ملک بن گئے تحسین سراپا

☆☆☆☆☆



گردِ طیبہ سے مرے چہرے کو تابندہ کیا
پیار کی اقلیم کا یوں رب نے باشندہ کیا
زندگی جاوداں زندوں کو فرما دی عطا
مردوں کو میرے حق پاک ﷺ نے زندہ کیا
دیکھ کر ربطِ دلی میرا درود و نعت سے
الفت آقا ﷺ میں رب نے مجھ کو پابندہ کیا
روشنی لطف و اکرام رسول پاک ﷺ نے
رکلبِ قسمت کی سیاہی کو درخشندہ کیا
یوں تنوع ہے مرے مجموعہ ہائے نعت میں
میں رہا جو بندہ تو خالق نے پابندہ کیا
نعت کے دیوان سارے میں نے آگے رکھ دیے
جب فرشتوں نے عمل نامے سے شرمندہ کیا
حال ہے جس جس کا بھی روشن درود پاک سے
اس نے گویا انتظامِ حسن آئندہ کیا
رب کا یہ اس کے لیے اعلیٰ ترین اعزاز ہے
نعت کا محمود کو ادنیٰ سا کارندہ کیا

☆☆☆☆☆



عظمت سرور ﷺ کے استعواب میں ارباب فکر
پوچھیں۔ پائیں خود کو استعجاب میں ارباب فکر
باہمی رب و پیغمبر ﷺ کا تعلق جان کر
اک تشعشع پائیں گے اعصاب میں ارباب فکر
جو پڑا زیر اثر سرکار ﷺ کی انگشت کے
دھونڈ لیں گے وہ نشاں مہتاب میں ارباب فکر
سوچ کر معراج سرکار جہاں ﷺ کے باب میں
غرق ہیں حیرت کی بجوئے آب میں ارباب فکر
یاد کرتے ہی ریاض جنت سرکار ﷺ کو
جنت رضواں کو پائیں خواب میں ارباب فکر
پائیں سکتے حقیقت سرور کو نین ﷺ کی
عقل دوڑاتے ہیں گو اس باب میں ارباب فکر
رب نے جو محمود بخشے ہیں حبیب پاک کو
غور فرمائیں انھی القاب میں ارباب فکر

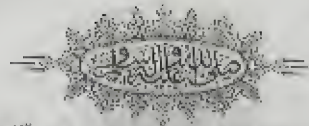


سمجھتا ہوں محبوبانِ رسول حق ﷺ کو جب اچھا
مرا محشر میں چاہیں گے نہ کیوں محبوب رب ﷺ اچھا
سب اجدادِ کرام اُن کے تھے قائم دینِ حق پر
مرے سرکار والا ﷺ کا سب اچھا، سب اچھا
حبیب پاک ﷺ کو اپنے بنی آدم کے محسن کو
دیا مَسْزُوقِل و یَسَس کا رب نے لقب اچھا
دروِ پاک پڑھنے والوں کا دیکھا جو نبی حلقہ
رپورٹ آقا کو جبریل امین نے دی کہ ”سب اچھا“
رسول پاک ﷺ کے مولود اور معراج پر خوش ہو
ربیع الاول سرکار ﷺ اچھا ہے رجب اچھا
کریم آقا ﷺ جسے دیکھیں تو فرمائیں کرم مجھ پر
طرب کی عشرتوں سے مجھ کو وہ رب و تعب اچھا
خدا کا نام لینا، راتباعِ مصطفیٰ ﷺ کرنا
بنا ہے مغفرت کا، رستگاری کا سب اچھا

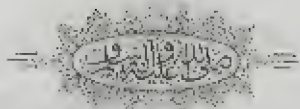
11/12

دعا کو تم جو ملبوس درود پاک پہناؤ
جوابِ استجاب اُس کا عطا کر دے گا رب اچھا
بُرا ہے باخلاف بیرونی سرورِ عالم ﷺ
ہے اپناؤ تقلیدِ پیغمبر میں وہ ڈھب اچھا
چلیں احکام و فرموداتِ سرکارِ مدینہ ﷺ پر
تو کیوں چاہیں نہ ہم اک دوسرے کا روز و شب اچھا
مجھے محمود کہے کی جلالت نے یہ سمجھایا
یہاں کا خوف اچھا، شہرِ سرور ﷺ کا ادب اچھا

☆☆☆☆☆

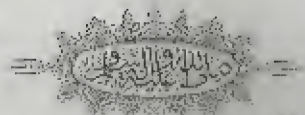


زمین سے عرش تک جتنا ہے تقارہ محمد ﷺ کا
”ظہورِ اس عالمِ امکاں میں ہے سارا محمد ﷺ کا“
ہری آنکھوں میں بتا ہے مرے دل میں اُترتا ہے
جو قُبَّہ ہے محمد ﷺ کا جو مینارِ محمد ﷺ کا
وہ ہے روحِ الامیں بھی اور سرِ میلِ ملائک بھی
مگر ہر کارِ وہ رب کا ہے ہر کارِ محمد ﷺ کا
کہا جو کچھ خدا نے وہ لبِ سرکارِ محمد ﷺ سے نکلا
ہر اک سپارہِ خالق ہے سپارہِ محمد ﷺ کا
محبت ہے کلامتِ فتح و نصرت کی جو چچی ہو
کہیں پر نام لیوا آج تک ہارا محمد ﷺ کا؟
کوئی کیا عظمتیں گنوائے گا اُن خوش نصیبوں کی
رکھا کرتے تھے جو ہر روزِ نظارہِ محمد ﷺ کا
لبوں سے روح تک پر اس سے طہارتی کیف ہوتا ہے
خدا لگتی کہو کیا نام ہے ازاں محمد ﷺ کا

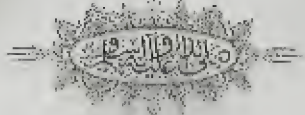


کرم یوں رحمت رحماں میں ہے سارا محمد ﷺ کا
 ”ظہور اس عالم امکان میں ہے سارا محمد ﷺ کا“
 یہ حرف ”آلِ عمراں“ تذکرہ مبعوث ہونے کا
 خدا کے دعویٰ احساں میں ہے سارا محمد ﷺ کا
 بچاتی ہے رذائل سے ہدایت سرور دیں ﷺ کی
 فضائل کا اثر انساں میں ہے سارا محمد ﷺ کا
 یہ فضلِ رب حضورِی کے لیے انعام اجازت کا
 مرے پھیلے ہوئے داماں میں ہے سارا محمد ﷺ کا
 کوئی اچھائی یا بُدبختی کہ حسن معنی جو کچھ ہے
 مرے ہر نعمت کے دیواں میں ہے سارا محمد ﷺ کا
 جو دیکھو تذکرہ بین السطور الفاظ میں پنہاں
 کلامِ حضرت رحماں میں ہے سارا محمد ﷺ کا
 بلایا جا رہا ہوں سوئے جنت میں مگر ایما
 ہر اک آوازِ رضاں میں ہے سارا محمد ﷺ کا

یہاں شرح کلامِ رب بھی ہے حکمت بھی دانش بھی
 حدیثوں کا ہر اک فقرہ ہے حق پارہ محمد ﷺ کا
 ہیں دن بچپن کے آنکھیں بند ہیں اور رب سے باتیں ہیں
 جھانسنے جاتے ہیں جہر میں گہوارہ محمد ﷺ کا
 نبی ﷺ ماہِ ہدایت ہیں صحابہ صورتِ انجم
 ہدایت کا ستارہ ہے ہر اک تارا محمد ﷺ کا
 وہ دے دیتے ہیں اذنِ حاضری محبوبِ عاصی کو
 یہ طرُفہ لطف ہے اکرام ہے نیارا محمد ﷺ کا



ازما اس شخص کا سب سے بے عالی تر دماغ
جس کا ہے یاد رسول پاک ﷺ کا خُور دماغ
اور تو تصویر کوئی بھی نہیں کھتی یہاں
رکھتا ہے محفوظ طیبہ کا ہر اک منظر دماغ
شعر تر نکلیں حبیب کبریا ﷺ کی مدح میں
روح کی کیفیتوں کا ہو اگر منظر دماغ
جو رسول پاک ﷺ کے اُطاف کو سوچا کرے
ایسے خوش بخت آدمی کا سب سے ہے بہتر دماغ
دُوری و مہجوری طیبہ کا یہ دیکھا اثر
چشم پرئم جان پرانودہ اور مضطر دماغ
سیرت سرکار ہر عالم ﷺ پہ وہ سوچا کرے
عقل دے جس کو مشیت اور دے داور دماغ
جس کو احساس مقام و عظمت سرور ﷺ نہیں
فہم و ادراک و عمل سے ہے وہ خالی خردماغ

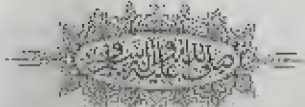


باہر جو لانا چاہے گا اندر کی گفتگو
مجھ سے کرے گا شہر پیہر ﷺ کی گفتگو
ممکن کہاں ہے کوئی قلم بند کر سکے
ہجر مدینہ میں دل مضطر کی گفتگو
اس کو عنایت ابو مدینہ کی جانیے
ہر امتی کے لب پہ ہے کوثر کی گفتگو
ہو گی پسند خاطر ہر اہل دیں فقط
یا ذات کی یا ذات کے منظر کی گفتگو
فیض قدوم آقا و مولائے گل ﷺ کی ہے
گر تم سمجھ سکو مہ و اختر کی گفتگو
اشوا کی بات چیت کو کیا جانیے کہ تھی
بندے کی اور رب کی برابر کی گفتگو
میزان سے جاری فیصلہ ہونا ہے آخرش
سُن کر حضور پاک ﷺ کے تیور کی گفتگو

دیکھا جو ہے نصیری خوش بہشت پر کرم
 ہر نعمت گو کے لب پہ ہے چادر کی گفتگو
 باد نسیم شہرِ بہرِ صلواتیہم جو مل گئی
 پھر کیا ضرور ہے کہ ہو صرصر کی گفتگو
 شب کو ہوئی جو چاند اور گنبد کے درمیاں
 سن لی رفیقِ خاں نے وہ منظر کی گفتگو
 محمود کائنات کی ہر چیز نے سنی
 بابِ حق میں ان صلواتیہم کے مخمور کی گفتگو
 ☆☆☆☆☆



ہے جو چترِ الفت و رحمت سرور صلواتیہم وسیع
 رکھتا ہے دامن بھی اُن کے لطف کا جوگر وسیع
 مصطفیٰ صلواتیہم کا خوانِ نعمت دیکھ کر اکثر وسیع
 عرضیوں کا اپنی بھی ہوتا گیا محضر وسیع
 اس میں چھپ جائیں گے مصلیٰ کارِ امت کے بھی
 اتنی ہو گئی حشر میں سرکار صلواتیہم کی چادر وسیع
 بخشش آقا صلواتیہم زیادہ اُس سے پدموں بار ہے
 گو بہت میری خطاؤں کا ہوا دفتر وسیع
 وسعت اُس کی گھیر لیتی ہے مرے جذبات کو
 قُبَّہِ اختر کا ہے نظروں میں ہر منظر وسیع
 جب بہرِ صلواتیہم کی شفاعت کی عنایت ہو گئی
 فردِ اعمال سے رہتی ہری کیونکر وسیع
 میری خوش بختی ہے یہ محمود میں نے پا لیا
 لطف و اکرام و عطائے صاحبِ کوثر وسیع



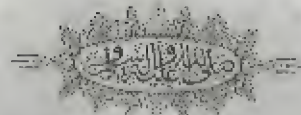
دے اگر اے دوست! تجھ کو بھی خدا علم و شعور
کام میں لانا بہ بدیع مصطفیٰ ﷺ علم و شعور
جاہلیت مصطفیٰ ﷺ کے در سے لے جائے گی دور
اُن کے در پر اُسے گارنی الواثقہ علم و شعور
وہ تخلیق عوالم سرور کونین ﷺ ہیں
اس نتیجے پر تمہیں پہنچائے گا علم و شعور
سیرت سرکار والا ﷺ سے ہے متاثر جہاں
میں سمجھتا ہوں کہ ہے اس کی رہنا علم و شعور
میں سوا کعبہ و طیبہ کئے کہیں جاتا نہیں
اتنا تو رکھتا ہوں مالک کا دیا علم و شعور
جو درِ آقا ﷺ پہ لے آئے گا اس کو آخرش
دے گا ہر بندے کو وہ ذہن رسا علم و شعور
مانگ لے محمود خالق سے بہ عجز و انکسار
راہ محبوب خدائے پاک ﷺ کا علم و شعور



مدینہ طیبہ طابہ امین جان رحمت ہے
اسی خاطر مرے خاے پہ اس خطے کی مدحت ہے
سبب اس کا خدا جانے لیکن یہ حقیقت ہے
کہ مثل کعبہ رب جہاں طیبہ کی حرمت ہے
قیح پاک میں قدمین سرور ﷺ کی یہ برکت ہے
کہ اُس جا دفن ہونا رُستگاری کی ضمانت ہے
حقیقت یہ حدیث سرور کُل میں روایت ہے
کہ یَوْمَ الْمَدِیْنِ تک اس ارض پر ایماں سلامت ہے
ادھر ہے رنج و کُلفت اُس طرف امن و سکینت ہے
”یہ دُنیا ایک صحرا ہے مدینہ باغِ جنت ہے“
کریں تَسَحُّتُ الْقُرَی کا اور رُثِیَا کا تقابل کیا
”یہ دُنیا ایک صحرا ہے مدینہ باغِ جنت ہے“
نہ کیوں مفہوم ”بَعْدُ الْمَسْرِفِیْن“ آتا سمجھ آخر
”یہ دُنیا ایک صحرا ہے مدینہ باغِ جنت ہے“

”فَسَيُؤَدُّ“ پر عمل کرتے رہو آخر کو پاؤ گئے
 ”یہ دنیا ایک صحرا ہے مدینہ باغِ جنت ہے“
 اگر تگہ کو ”وَادِ عَسْرِ ذِي ذَرِّعٍ“ کہا حق نے
 تو خیبر صَلَّى اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مسکن کی خصوصیتِ زراعت ہے
 یہاں بے گائی اور غیریت کا شائبہ کیسا
 یہاں اپنائیت ہر سو ہے یہ شہر محبت ہے
 نکالتا ہے حضوری کے لیے مسکنِ خیبر صَلَّى اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا
 ہر اس خوش بخت کو جس شخص کی زندہ سماعت ہے
 مجھے شہرِ خیبر ہی میں مرنے کی ہے یوں خواہش
 زمیں کا یہ وہ قطعہ ہے جسے آقا صَلَّى اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے نسبت ہے
 مدینے میں نبی صَلَّى اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہیں چودہ سو پچیس برس سے
 اسی کے بارے میں سورہ ”ہٰکَاہ“ کی پہلی آیت ہے
 بتاتا ہے یہی میرزاپِ رحمت کا ادھر ہونا
 کہ شہرِ سرورِ گل صَلَّى اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی طرف خالق کی رغبت ہے

میں جب رختِ سفر باندھوں مدینے ہی کو چلتا ہوں
 مسافت کے حوالے سے یہی عادتِ سعادت ہے
 مرے احساس پر ہے ضوِ گلن مضمونِ مدینے کا
 کلامِ لغت میرا تنیں فی صد اس کی بابت ہے
 نبی صَلَّى اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے شہر کی آب و ہوا محمود کیا کہنے!
 نزاکت ہے، نکاست ہے، لطافت ہے، لطافت ہے
 ☆☆☆☆☆



لب پر ہے ذکر لیلۃ الاصرہ بہ انکسار
 لیکن یہ ہے کنایہ افشا بہ انکسار
 تاج کر آنا کو آنا رہ مستقیم پر
 ذکر رمل محترم صوفیہ کرنا بہ انکسار
 چوکت پہ مصطفیٰ صوفیہ کی مجھے بجز لے گیا
 تہ کو میں نے دیکھا تو دیکھا بہ انکسار
 آقا صوفیہ! نہیں ہے آپ سے کچھ بھی چھپا ہوا
 در پر کھڑا ہے آپ کے ملتا بہ انکسار
 گھر سے مدینے کو جو چلا بولتا ہوا
 پہنچا وہاں تو ہو گیا ہکلا بہ انکسار
 برکات اس میں دی ہیں خدائے کریم نے
 میں نے کیا جو "نعت" کا اجرا بہ انکسار
 آقا صوفیہ کے در پر مرتے سبھی کے جھکے ہوئے
 محمود ہی نہ تھا کھڑا تھا بہ انکسار



پڑھتے جو ہیں درود مسلمان بہ اہتمام
 پاتے ہیں رب کا اس طرح عرفاں بہ اہتمام
 توفیر مصطفیٰ صوفیہ کا ضروری ہے التزام
 جاری رکھا خدا نے یہ فرماں بہ اہتمام
 جیسے نبی صوفیہ کو رب نے بلایا تھا عرش پر
 ایسا گیا کسی کا بھی مہماں بہ اہتمام؟
 آقا صوفیہ کی جب نگاہ کرم اُس پہ پڑ گئی
 حرف کلمہ تھا دفتر عصیاں بہ اہتمام
 شیر نبی صوفیہ میں اُن کے قدم کی طرف سے ہے
 دیکھو طلوع سور درخشاں بہ اہتمام
 پیش نظر ہو سیرت محبوب کبریا صوفیہ
 محفوظ اس طرح سے ہو ایماں بہ اہتمام
 پائیں گے جب اشارہ نبی صوفیہ سے بروز مشر
 ہم سے قلندر آئیں گے رقصاں بہ اہتمام

بھاری عدد درود کا نکلے گا لازماً
جس دن جے گی عدل کی میزاں بہ اہتمام
مہجوری مدینہ کی ظلمت میں ہم سے لوگ
اشکوں سے کر رہے ہیں چراغاں بہ اہتمام
اپنی خطاؤں پر کرم آقا ﷺ کا دیکھ کر
طیبہ پہنچے گریاں و خنداں بہ اہتمام
کہنا جو ہو ضرور تمہیں میری داستاں
لا انبی ﷺ کی مدح کا عنوان بہ اہتمام
سرکار ﷺ جانتے ہیں کہ محمود پر خطا
کرتا ہے پیش نعت کے دیواں بہ اہتمام
محمود طیب دل سے سوائے طیبہ حضور ﷺ
ہے رہ نذر شیر خموشاں بہ اہتمام

☆☆☆☆☆



نعت پڑھتا ہوں یا نام پچھتا ہوں میں میرے آقا علیہ السلام آپ کا
ہے یہ عادت سعادت عبادت مری ذکر کرتا ہوں بالالتزام آپ کا
جان لو گے تلاوت سے قرآن کی یہ حقیقت جو حاصل ہے ایمان کی
رہے عالم کے ایسا سے ہٹ کر نہیں کوئی بات آپ کی کوئی کام آپ کی ہے
دیکھ لیں میری آنکھوں پر اور قلب پر کس کس طرح نقش سرکار والا گہر ﷺ
آپ کا کندہ ہنر و مینار ہے آپ کا فرش ہے سقف دیام آپ کا
دم بخود جاں کے دشمن تھے سرکار ﷺ کے اپنے کرتوت سارے انھیں یاد تھے
فتح مکہ کے دن دیکھا حیرت زدہ چشم افلاک نے عفو عام آپ کا
عرش و افلاک کے سائکون کیلئے ایک شب ایک تنگ جس کی دی آپ نے
عاصیوں مذنبوں کو قیامت کے دن چاہیے ہو گا وہ رہنسام آپ کا
کر چکا ہے اگر ظلم تو جان پر سانس ہے نبی ﷺ کا در درگزر
چشم نازم سے دست کرم چوم کر دامن عفو تو دل سے تمام آپ کا
اصل میں ہے غلام غلامان در نام لیواؤں کا نام لیوا ہے یہ
نوش گمانی سے کہتے ہیں محمود کو اہل اخلاص آقا ﷺ غلام آپ کا

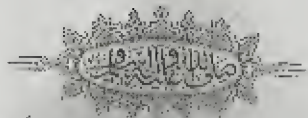
☆☆☆☆☆

پیش سرور ﷺ یہ نہیں ہے محض محضر کی اُمتگ
 صفحہ قرطاس پر لایا ہوں اندر کی اُمتگ
 جب بھی قرآن نہیں کو دیکھتا ہوں پیار سے
 میرے دل میں جاگتی ہے ذکر سرور ﷺ کی اُمتگ
 وہ سفرانِ ﷺ کی قدم بوی سے کرتا ہے شروع
 دیکھ سکتے ہو اُبھرتے شاہِ خاور کی اُمتگ
 بارِ رضواں کو ضرورت ہی نہیں اُس شخص کی
 جس کی قسمت میں نہ ہو سرکارِ ﷺ کے در کی اُمتگ
 موت یوں آئے کہ اسمِ مصطفیٰ ﷺ ہوئوں پہ ہو
 ہے تمنا یہ مریٰ اور میرے گھر بھر کی اُمتگ
 اپنے آقا ﷺ سے الگ سے عرض یوں کرتا نہیں
 پیش ہو جاتی ہے نعتوں میں سخور کی اُمتگ
 وہ لیمِ دینِ نبی ﷺ محمود سمجھا ہی نہیں
 جس کے دل میں جاگزیں ہے مال کی زر کی اُمتگ

یہ بات محمود خوش بیاں سے سنو جو ہے دُور ہر گماں سے
 طلب کرو ربِ این و آں سے تو پاؤ سرکارِ ہر جہاں ﷺ سے
 یہ مصرع تیرا عزیز حق گو ہے حق جو نکلا تری زباں سے
 ”ملا خدا بھی اگر کسی کو ملا محمد ﷺ کے آستاں سے“
 نگاہ پائی ہے گر تو دیکھو لکھا ہوا عرشِ پر یہ پڑھ لو
 ”ما، خدا بھی اگر کسی کو ملا محمد ﷺ کے آستاں سے“
 تمہیں تمنا کوئی سی بھی ہو یہیں سے مانگو یہیں سے پاؤ
 ”ملا خدا بھی اگر کسی کو ملا محمد ﷺ کے آستاں سے“
 چلے بلانے پہ وقتِ اسرا دُکا کی جانب حضور ﷺ تنہا
 فقط خدائے جہاں نے دیکھا گزر گئے وہ زماں مکاں سے
 یہ ساری عظمت ہے مصطفیٰ کی خدا نے ہر شے انھیں عطا کی
 زباں ہے اُن کی زباں خدا کی نشان یہ ملتا ہے بے نشان سے
 جو جانا چاہے نوئے جہنم کریں گے سب اس کا خیر مقدم
 نکالے ذکرِ رسولِ اکرم ﷺ اگر تشہد سے اور اذان سے

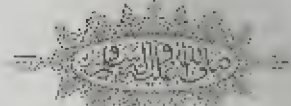
یہ سبز قبۃ قرار دل ہے منارِ رحمت سے متصل ہے
 بہار یہ ایسی مستقل ہے کہ اس کو خدشہ نہیں خزاں سے
 بردہ محشر علی جو میزاں تھے اس پہ نعتوں کے میرے دیواں
 ”ہے منتظر تیرا غلد بُستیاں“ ندا یہ رضواں نے دی جنان سے
 کھڑا میں سمتِ مواجہہ تھا تو اشک ہم صورتِ ندا تھا
 جو عرض میں کرنا چاہتا تھا، نکل نہ پائی مری زباں سے
 کرم ہے محمود مصطفیٰ کا بلایا جاتا ہوں ایسے طیبہ
 کہ جب زیارت کا آؤں مانگا تو میں نوازا گیا ہوں ”ہاں“ سے

☆☆☆☆☆



دُنیا میں نظر آیا نہیں کوئی کہیں پر
 تکریم کے قابل مرے آقا ﷺ کے علاوہ
 معراج میں کیا کوئی سرِ عرش بریں تھا؟
 سرکارِ ﷺ کے اور خالق یکتا کے علاوہ
 وہ صرف صحابہ ہی تھے خوش بخت جنہوں نے
 دیکھا مرے سرکارِ ﷺ کو رویا کے علاوہ
 پہنچو گے جو محشر میں تو دیکھو گے کہ کوئی
 شافع نہیں سرکارِ مدینہ ﷺ کے علاوہ
 قرآن پڑھا ہم نے تو پائی ہی نہیں ہے
 خالق کی رضا آپ ﷺ کے مشاق کے علاوہ
 ناموسِ پیہرِ ﷺ کی حفاظت میں جو جاں دے
 ہے اور کوئی آپ ﷺ کے شیدا کے علاوہ؟
 بھایا نہیں محمود ہم ایسوں کو جہاں میں
 جو شہر بھی تھا طیبہ و مکہ کے علاوہ

☆☆☆☆☆



مخل نعت میں یوں خاک بسر آتے ہیں
 باہر آنکھوں سے عقیدت کے گہر آتے ہیں
 ہر بار آنا ملائک کے مقدر میں نہیں
 در سرکار صلی اللہ علیہ وسلم پہ جس طرح بشر آتے ہیں
 رات جب یاد مدینہ میں بسر ہوتی ہے
 یاد اکرام نبی صلی اللہ علیہ وسلم تا بہ سحر آتے ہیں
 تم انھیں چاہو تو چاہیں گے ہمیں صلی اللہ علیہ وسلم تم کو
 نخل الفت پہ بہر حال ثمر آتے ہیں
 پر غضب آنکھوں سے دیکھو نہ فرشتوں مجھ کو
 دیکھو وہ سامنے سرکار صلی اللہ علیہ وسلم نظر آتے ہیں
 ابر اطفاف کے چیمپوں کی جنھیں خواہش ہے
 شہر سرکار صلی اللہ علیہ وسلم میں بادیدہ تر آتے ہیں
 اولیاء ہوں کہ ملائک ہوں کہ شاہ و عامی
 سرنخم آتے ہیں اُس در پہ اگر آتے ہیں
 ہم نے محمود یہ طیبہ میں مناظر دیکھے
 بادب ہو کے وہاں نفس و قمر آتے ہیں



پڑھ لو یہ سرود صلی اللہ علیہ وسلم ایوانِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم
 ہر زاوہ مدینہ ہے مہمانِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم
 اس باب میں ہمارا غلط ہے ہر رادعا
 اصحاب ہی فقط تھے غلامانِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم
 رب اور فرشتے، جن و بشر اور جانور
 سوچیں تو ہر کوئی ہے شاخوآنِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم
 اقصیٰ علم و دانش و حکمت پہ حکمراں
 ہستی ہے صرف ایک بعنوانِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم
 جو ہو چکی بیانِ خدا کے کلام میں
 تعریف ہے تو صرف وہ شایانِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم
 ہاتھ آئے گا فرشتوں کے کیا وہ سر نشور
 ہاتھ آیا جس کسی کے بھی دامانِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم
 صورت جو ہے تو معرفتِ ذات کی یہی
 ہو جائے بندہ واصلِ عرفانِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

سو گنبد کبریا میں "لَعْمَرُکَ" ہے اس لیے
 اللہ کو عزیز رہی جان مصطفیٰ ﷺ
 اس کا ملائکہ میں بہت احترام ہے
 جس دل میں پایا جاتا ہو ارمان مصطفیٰ ﷺ
 فی الحال تو قیاس کے بل پر ہیں نعت گو
 معلوم ہو گی حشر کے دن شان مصطفیٰ ﷺ
 کیسے نہ ہو گا فائدہ کام مقلداں
 "ہے وقف عام ماندہ خیران مصطفیٰ ﷺ"
 یہ زیر بارِ مقت سرور ﷺ ہے یوں کہ ہے
 محمود کا وجود بھی احسان مصطفیٰ ﷺ

☆☆☆☆☆

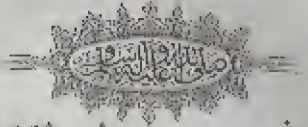


ظاہر ہوئی غفور کی وحدت حضور ﷺ سے
 ہے فتح باسپ راز حقیقت حضور ﷺ سے
 منسوب ہے جو دانش و حکمت حضور ﷺ سے
 مشہور ہے صداقت امانت حضور ﷺ سے
 اصحاب کو ملی ہے جو قربت حضور ﷺ سے
 ہے آل کو نصیب قرابت حضور ﷺ سے
 ہر پاک شے حلال ہے ناپاک شے حرام
 یہ ہے تمیز چلت و حرمت حضور ﷺ سے
 افراد سارے عالم انسانیت کے لیں
 حلم و حیا و عفت و عصمت حضور ﷺ سے
 جنت مرے حضور ﷺ کے قدموں کی دھول ہے
 جس نے بھی پائی پائی ہے جنت حضور ﷺ سے
 سرنایہ وار ہم سا جہاں میں نہیں کوئی
 ایمان کی ملی ہمیں دولت حضور ﷺ سے

کردار کا ہو باغ یا ہو صحن قلب کا
 ملتی ہے ان کو کھمت و نڈھت حضور ﷺ سے
 صحت فزا مقام ہے شہر خلوص ہے
 طیبہ کی ہے یہ ساری فضیلت حضور ﷺ سے
 شیخین ذی وقار کی قربت ہے مستقل
 ان کو جو ناگوار تھی فرقت حضور ﷺ سے
 جمہوریت یا کمیونزم تو عذاب ہے
 سیکھیں مسلمان طرز حکومت حضور ﷺ سے
 لادینیت کے پنچے میں دیں ہے بچائیے
 ”فریاد کر رہی ہے یہ امت حضور ﷺ سے“
 صوفیوں کی دیور ستم سے اماں ملے
 ”فریاد کر رہی ہے یہ امت حضور ﷺ سے“
 یرِ دہلہ عراق اور کشمیر پر کرم!
 ”فریاد کر رہی ہے یہ امت حضور ﷺ سے“
 یک جان ہوں ممالک اسلام دہر میں
 ”فریاد کر رہی ہے یہ امت حضور ﷺ سے“

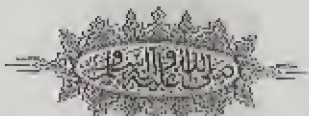
غارت ہوں سارے بئش کے رفیقان نامراد
 ”فریاد کر رہی ہے یہ امت حضور ﷺ سے“
 خود ہم بھی کچھ کریں گے تو پائیں گے لازماً
 امداد و سرپرستی و نصرت حضور ﷺ سے
 ہم مرحلہ زیست میں بھی بعد موت بھی
 پوری کریں گے اپنی ضرورت حضور ﷺ سے
 اعمال پر بھی اس کا اثر ہونا چاہیے
 محمود ہے جو تم کو عقیدت حضور ﷺ سے

☆☆☆☆☆



یعنی جو انس کا ہے حبیب غفور ﷺ سے
 سجدہ حضور حق ہو سر پر غرور سے
 سرکار ﷺ لامکاں کو چلے تو کلیم حق
 حسرت سے تیک رہے تھے سر کوہ طور سے
 قربت نبی ﷺ کی چاہیے تو دُوری مستقل
 غیبت سے اور خُسد سے ہو اور کذب و زُور سے
 ہوتا ہے پیش سرور گل ﷺ ہدیہ درود
 جن و ملک سے انس و وحوش و طیور سے
 جو جنت البقیع میں آسودہ ہیں انھیں
 کیا واسطہ سماعت آوازِ صُور سے
 رُوئے رسول حق ﷺ کی کریں گے زیارتیں
 وابستہ ہیں یہ حسرتیں یوم النشور سے
 محمود آئے تو وہ لباسِ بشر میں ہیں
 لیکن ہوئے ہیں خَلقِ نبی ﷺ رب کے نور سے

☆☆☆☆☆



مانگو جو تم سیاحتِ جنت حضور ﷺ سے
 مل جائے گی ریاستِ جنت حضور ﷺ سے
 یہ ہیں کرم نمایاں لطفِ حضور ﷺ کی
 اُطف ہوئی کُفایتِ جنت حضور ﷺ سے
 طاعت جب ان کی طاعتِ ربِ جلیل ہے
 ہوگی الاٹ عمارتِ جنت حضور ﷺ سے
 عشرہ مبشرہ کو عقیدت کے سو سلام
 جن کو ملی بشارتِ جنت حضور ﷺ سے
 جیسے ہے عام ثوابِ کرم آپ ﷺ کا یہاں
 ہوگی یونہی ضیافتِ جنت حضور ﷺ سے
 عامل جو ہے درودِ رسولِ کریم ﷺ کا
 وہ پائے گا اجازتِ جنت حضور ﷺ سے
 محمودِ ذوقِ طیبہ سرکار ﷺ کے طفیل
 پاؤں گا میں ضمانتِ جنت حضور ﷺ سے

☆☆☆☆☆



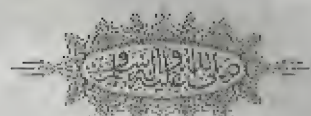
دُن کو جس کے لیے طیبہ ہے بعد از قبضِ رُوح
 وہ بھی بخت اچھوں سے اچھا ہے بعد از قبضِ رُوح
 ضامن اُس کی رُنگذاری کے ہیں محبوب خدا ﷺ
 جو بقیعِ پاک میں رہتا ہے بعد از قبضِ رُوح
 طاعت و تقلیدِ سرکارِ جہاں ﷺ جس نے نہ کی
 وہ ذلیل و خوار ہے رُسوا ہے بعد از قبضِ رُوح
 نامِ قبل از قبضِ رُوح آقا ﷺ کا لیتا رہ سدا
 مغفرت کا تُو اگر جُویا ہے بعد از قبضِ رُوح
 کبریا محبوبِ سرور ﷺ ہے کہ یہ محبوبِ رب
 ایسے ہر اک راز کا افشا ہے بعد از قبضِ رُوح
 قُرب ان کا پائے گا ان کا محبِ فردوں میں
 وعدہ سرکار ﷺ کا ایفا ہے بعد از قبضِ رُوح
 روزِ جب محمود پڑھتا ہے درودِ پاک تُو
 خوفِ قبر و حشر کا بے جا ہے بعد از قبضِ رُوح

☆☆☆☆☆

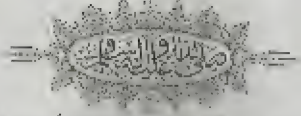


کیا تحفظِ حُرمتِ سرکار ﷺ کا تھا بے غرض!
 غازی علم الدین کا تھا جینا مرنا بے غرض
 جس کو دیکھا مانگتا پایا درِ سرکار ﷺ پر
 اُس جگہ پایا نہیں کوئی بھی بندہ بے غرض
 بے کہے ہوتی ہے پوری ہر غرض اُس جاہری
 کیسے کہہ سکتا ہوں میں جانا ہوں طیبہ بے غرض
 خالقِ ہر این و آن یا سرورِ کُل ﷺ کے سوا
 کون کرتا ہے کسی غم کا مداوا بے غرض
 جو کسی مطلبِ براری کے نہ ہوں زیرِ اثر
 نعت کے خُدام سے ہے میرا ناتا بے غرض
 کیا علاقہ جلبِ جاہ و منفعت سے نعت کا
 اس میں سب لوگوں کو ہونا چاہیے تھا بے غرض
 جس کے دل میں خواہشِ جنتِ ثبوتی ہی نہیں
 زارِ طیبہ تو ہے محمود ایسا بے غرض

☆☆☆☆☆



وہ دن گویا خدائے پاک کی رحمت کی صورت تھا
 کرم دید رسول پاک ﷺ کا روزِ قیامت تھا
 صحابہؓ پر خدا راضی تھا اور وہ اُس سے راضی تھے
 تو اُس عظمت کا باعث مصطفیٰ ﷺ کی اُن سے صحبت تھا
 انہی راہوں پہ چلنے سے ہماری بہتری ہو گی
 شخص میرے آقا ﷺ کا امانت تھا صداقت تھا
 مجھے ہر سال لے جاتا رہا جو شیر طیبہ تک
 مرا حسنِ اذات تھا مرا حسنِ عقیدت تھا
 میں جب پہنچا درِ سرکارِ والا ﷺ پر یہی دیکھا
 رسولِ کبریا ﷺ کا جوش پر بحرِ سخاوت تھا
 ہوا جو تجزیہ میزاں پہ اُس سے یہ ہوا ثابت
 مرا اک ایک حرفِ نعت اُلفت سے عبارت تھا
 رسولِ محترم ﷺ محمود سب نبیوں سے افضل تھے
 کہانیہ حرفِ "فَضَّلْنَا" کا توجیہ فضیلت تھا



اس کے آقا ﷺ سا کوئی باذل نہیں
 اور کوئی محمود سا سائل نہیں
 میں چلا ہوں جامِ شہرِ نبی ﷺ
 راہ میں کوئی بھی شے حاصل نہیں
 غیر سرورِ ﷺ سے محبت کس لیے
 اس تمنا کا کوئی حاصل نہیں
 بندہ سرکارِ ﷺ، مخلوقِ خدا
 لشکرِ طاغوت میں شامل نہیں
 بے تعلق چوں میں اُس انسان سے
 جو درودِ پاک کا عامل نہیں
 ہو گئی تقویٰ خدمتِ نعت کی
 ویسے تو احقر کسی قابل نہیں
 جب صداقتِ عادتِ سرکارِ ﷺ نفی
 کذب کا محمود بھی قائل نہیں



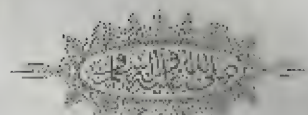
جو بھی اُن کا نام پکارے
 اس کے ناصر نبی ﷺ ہمارے
 صرف نبی ﷺ دیتے ہیں سہارا
 باقی بے بنیاد سہارے
 مکہ پہنچیں طیبہ چائیں
 سب رنج و اندوہ کے مارے
 رب سے سب کی بخشش مانگیں
 اُمّتی اُن ﷺ کو پیارے سارے
 آئے لے کر نور خدا کا
 دُور کیے ہیں سب اندھیارے
 ذکر اُن کا تم کرتے رہنا
 تھے حسین نبی ﷺ کو پیارے
 گھر والے ہیں جیسے کشتی
 اور اُن کے اصحاب ستارے

یہ معشر میں واضح ہو گا
 سب کے ہیں سرکار ﷺ ہمارے
 لے کر آیا ہوں طیبہ سے
 آنکھوں میں روضے کے نظارے
 میرے آقا ﷺ کے بندوں کو
 کرتا ہے رضوان اشارے
 جاتا ہوں میں شہر آقا ﷺ کے
 "نعت" کے لے کر ساتھ شمارے
 پوچھتے ہو محمود سے تم کیا
 دن کیسے طیبہ میں گزارے

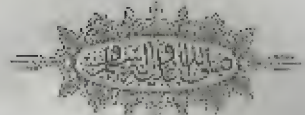
☆☆☆☆☆

ذکر سرور ﷺ سے جو حاصل ہو کسی کو کوئی
زندگی بھر کی کمائی نہیں دیتا بھائی
جرم جس شخص کا ہو اپنے نبی ﷺ سے الفت
ایسا ملزم تو صفائی نہیں دیتا بھائی

☆☆☆☆☆



نعت گو اپنی راکائی نہیں دیتا بھائی
اور فتوحات سے رائی نہیں دیتا بھائی
نور سرکارِ دو عالم ﷺ کی اشکِ حاجت ہے
ہاتھ کو ہاتھ بھائی نہیں دیتا بھائی
میری قسمت کو سراہو کہ مدینے کے سوا
مجھ کو کچھ بھی تو دکھائی نہیں دیتا بھائی
نعت کی کرتے ہیں فرمائشیں تم سے قدسی
تم کو کیا کچھ بھی سنائی نہیں دیتا بھائی
جو نہ مداحی سرور ﷺ میں لگا رہتا ہو
وہ دکھائی مرا بھائی نہیں دیتا بھائی
کرتے ہیں صرف نظر حکم نبی ﷺ پر مجھ سے
میں فرشتوں کو کچھ کائی نہیں دیتا بھائی
عشق سرکارِ ﷺ میں بیمار جو ہو جاتا ہے
اس کو کوئی بھی دوائی نہیں دیتا بھائی



”اَوْ اَذَلّٰی“ کی قربت پر ہو
 صورت جب بے صورت پر ہو
 کوئی کیا اس راز کو سمجھے
 جب جلوت بھی خلوت پر ہو
 ہو ایمان نبی ﷺ پر پختہ
 اور اصحاب و عترت پر ہو
 نعت کو حرز جاں جو کر لے
 وہ بھی رفعت کی چھت پر ہو
 یہ تلقین پیہر ﷺ کی ہے
 جو اقدام ہو حکمت پر ہو
 دل میں آقا ﷺ کیونکر آئیں
 آنکھ جو تیری دولت پر ہو
 کیا روکے محمود کو کوئی
 شلا ہوا جب مدحت پر ہو



جانباً ہیں طیبہ اقدس میں انوارِ خدا
 شہرِ سرور ﷺ ہے تجلی گاہِ اسرارِ خدا
 رہنمائی آئیے ”مَا يَشْطُقُ“ سے مل گئی
 ہے بیانِ سرورِ کونین ﷺ گفتارِ خدا
 جو صحابہ نے زیارت کی رسولِ پاک ﷺ کی
 ”مَنْ رَآَنِي“ نے کہا ہے وہ ہے دیدارِ خدا
 اُن کی قسمت کھل گئی اُن کا مقدر بن گیا
 ہیں امینِ حرمت سرکارِ ﷺ احرارِ خدا
 کیوں تشعّ ایک ہی دم میں نہ دونوں سے کروں
 ہے پیہرِ ﷺ کی سخاوت لطف آثارِ خدا
 دیکھنے والی نظر کوئی جو ہو تو دیکھ لے
 مسجدِ سرکارِ ﷺ میں لگتا ہے دربارِ خدا
 جب قریب لامکاں محمود پہنچے مصطفیٰ ﷺ
 ”اَذُنٌ مَّسِيٍّ“ کا تھا آوازہ بہ راسرارِ خدا

رکھتے ہیں جو نبی ﷺ سے محبت وہ اور ہیں
جن کو نہیں ہے ذوق کثافت وہ اور ہیں
وہ جن کو علم حیثیت مصطفیٰ ﷺ کا ہے
اور ہیں شریک بزم حقیقت وہ اور ہیں
جاتا ہوں طیبہ آبِ فحالت لیے ہوئے
ہوتے نہیں جو وقفِ ندامت وہ اور ہیں
مجھ کو عزیز اسوہ کامل نبی ﷺ کا ہے
جو ہیں گریز پائے اطاعت وہ اور ہیں
سواگرانِ دین پیہر ﷺ نہیں ہیں ہم
جو بیچتے ہیں نعت و قراءت وہ اور ہیں
پڑھتے ہیں جو رقم کے لیے نعت عام ہیں
اس کو جو جانتے ہیں عبادت وہ اور ہیں
محمود عاجزی کا دیا ہے نبی ﷺ نے درس
جو ہیں تعلیم کی علامت وہ اور ہیں

سرکارِ ﷺ کو جو حسن عقیدت قبول ہے
مجھ کو برائے نعت ریاضت قبول ہے
شامل ہو جس میں اُس کے پیہر ﷺ کا ذکر پاک
رب کے یہاں وہی تو عبارت قبول ہے
اُس روز ہو گی دید نبی ﷺ اس لیے مجھے
ہنگامہ قیام قیامت قبول ہے
جو ہے قدوم سرور کونین ﷺ کی طرف
مجھ کو بہ طیب دل وہی جنت قبول ہے
جو حرمت نبی ﷺ کے تحفظ میں ہو نصیب
دل سے مجھے وہ موت کی صورت قبول ہے
”جاء وک“ سے ہر ایک پر یہ راز کھل گیا
محبوب ﷺ کی خدا کو وساطت قبول ہے
محمود ہے مبلغ نعت و درود پاک
دربارِ مصطفیٰ ﷺ میں یہ خدمت قبول ہے

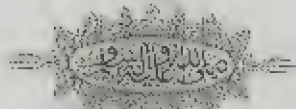


سب انبیاء پاک ہیں مندوب کبریا
لیکن ہرے حضور ﷺ ہیں محبوب کبریا
بدبخت جو نگاہ پیہر ﷺ سے گر گیا
بے شبہ ہو گیا ہے وہ معتب کبریا
خلق پہلی خالق عالم کی ہیں نبی ﷺ
پہلی جو نعت ہے وہ ہے منسوب کبریا
ثابت ہے یہ کلام خدائے مجید سے
ورد درود پاک ہے مرغوب کبریا
جس نے درود پاک پڑھا کم جہان میں
ہو گا ہر روز حشر وہ محبوب کبریا
وعدہ ہے رب کا اپنے حبیب لیب ﷺ سے
امت نہ ہو گی آپ کی مغضوب کبریا
بندہ مگر لحاظ کہاں اس کا رکھ سکے
معیار نعت ہے تو ہے اسلوب کبریا
محمود اُن کی جان کی کھائے قسم خدا
عظمت نبی ﷺ کی یوں بھی ہے مکتوب کبریا



وہ ﷺ نبی آخری ہیں رسول آخری
میرے سرکار والا ﷺ کی ہے ہر صدی
چھا جوں برسا سحاب عطائے نبی ﷺ
اشک کی شکل میں جب ندامت ہی
اور کوئی سوائے محمد ﷺ نہ تھی
وہ جو اقصیٰ میں تھی شخصیت مرکزی
ذکر محبوب رب ﷺ نے مجھے بخش دی
رشتی تازگی آگئی آشتی
حاضری جب در مصطفیٰ ﷺ پر ہوئی
آنکھ اٹھانے نہ دیتی تھی شرمندگی
ماحصل ہے حیات ادب کا یہی
شاعری ہے تو بس نعت کی شاعری
ہے وہ محمود تعلیم سرکار ﷺ کی
آدمی جس سے بن پایا ہے آدمی

روضہ پاک پر میرے کام آ گئی
 آنکھ کی خشک ہوئی کی خامشی
 صدر سادات ہیں مصدر رشد ہیں
 میرے سرکار صلی اللہ علیہ وسلم ہیں سیدی مرشدی
 کیا خاصا ہے میرے سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کے!
 صدق اخلاق اور عمنصفی راسخی
 کس کوالفت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں کس کو ہے
 اس بنا پر ہے سب دشمنی دوستی
 مقتدا بیت مقدس میں تھے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم
 انبیاء سارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے تھے مقتدی
 الفت ان سے ہو سب الفتوں سے فزوں
 ہو نہ اس باب میں محض خانہ پُری
 جب بیاں سیرت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا کیا
 ہے حوالہ نہ ہیں نے کوئی بات کی
 میں تھی دامنی میں مدینے گیا
 واپسی پر نہیں پائی کوئی کمی



چندوں کو زباں دست آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے دی
 دیکھو، گفتار کنکر سند ہو گئی
 جو مرض بھی ہو اس کی شفا کے لیے
 میرے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی چادر سند ہو گئی
 زلزلہ روکنے کے عمل کے لیے
 سرور گل صلی اللہ علیہ وسلم کی ٹھوکر سند ہو گئی
 رب نے ان کو بہت کچھ عطا کر دیا
 ہو گئی، سورہ کؤثر سند ہو گئی
 صبح کرتے ہیں قدیم کو پجوم کر
 عادت شاہ خاور سند ہو گئی
 نعت کعب اور حنائ تک نے کہی
 یوں ہمیں بھی مینر سند ہو گئی
 بات غیر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کسی نے جو کی
 میری خاطر وہ کیونکر سند ہو گئی
 مغفرت کے لیے مدح سرکار صلی اللہ علیہ وسلم میں
 میری تحریر محضر سند ہو گئی



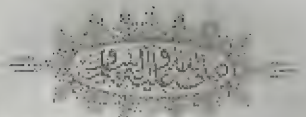
یوں شہر مصطفیٰ ﷺ کو حیات آشنا کہوں
 آئے وہاں قضا بھی تو اُس کو بقا کہوں
 قرآن کی آیتوں کے تناظر میں آپ ﷺ کو
 محبوب کبریا نہ کہوں نہیں تو کیا کہوں
 سیکھا یہی ہے میں نے احادیث پاک سے
 لوں نام اُن ﷺ کا یا سنوں "صلّ علی" کہوں
 حمد خدا میں ناگ دوں تڑائی نبی ﷺ
 نعت رسول پاک ﷺ میں حق کی ثنا کہوں
 محبوب کبریا ﷺ کی ہے لازم متابعت
 اپنے کو نہیں غلام اگر آپ کا کہوں
 ناموس مصطفیٰ ﷺ پہ جو جان اپنی وار دے
 اُس کے عمل کو سرورِ کل ﷺ سے وفا کہوں
 میرا الوہیت سے مٹھوں نے جو لی ضیا
 "ان کو شب الست کا بندُ الدجی کہوں"
 محمود ٹھکان لی ہے یہ دل میں کہ تا ابد
 مدح رسول پاک ﷺ ہو لکھوں میں یا کہوں

☆☆☆☆☆



"صلّ علی النبی" جو زباں سے سدا کہوں
 گویا میں حرفِ واقعِ رنج و بلا کہوں
 دیکھوں نبی ﷺ کو منزلِ قوسین پر تو پھر
 حق بھی حق آشنا بھی کہوں حق نما کہوں
 کعبہ کو مانتا ہوں میں قبلہ مگر اسے
 حکم خدا کہوں کہ نبی ﷺ کی رضا کہوں
 ناوم میں کیوں رہوں نہ اس تشبیہ خام پر
 خاک در حضور ﷺ کو گر کیا کہوں
 ہوں بند ہوٹ اور نظر التجا کرے
 اُن ﷺ کے حضور جو بھی کہوں بے صدا کہوں
 اپنی اُٹا کو تچ کے جو ذکرِ نبی ﷺ کرے
 کیوں میں نہ ہر لحاظ سے اُس کو بڑا کہوں
 محمود جب یہاں بھی سہارا نبی ﷺ کا ہے
 عُقی کا بھی انھی کو نہ کیوں آسرا کہوں

☆☆☆☆☆



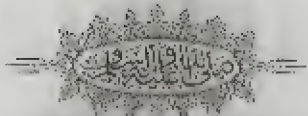
جب اچھی حضرت محبوب خدا ﷺ ہوں
 یوں نعت سرا اُن کا نہ ہر صبح و مساء ہوں
 میں آج نہ کیوں اپنے مقدر کو سراہوں
 ”قدموں میں شہنشاہ دو عالم ﷺ کے پڑا ہوں“
 کیسے نہ دماغ اپنا سر عرش بریں ہو
 ”قدموں میں شہنشاہ دو عالم ﷺ کے پڑا ہوں“
 خالق! تجھے کیا رحم نہیں آئے گا اب بھی؟
 ”قدموں میں شہنشاہ دو عالم ﷺ کے پڑا ہوں“
 یوں قبلے کی تحویل کا اعلان ہوا ہے
 خالق نے کہا ہے کہ میں راضی برضا ہوں
 ہر میرا سفر گویا حضر ہی کے لیے ہے
 جب گھر سے چلا ہوں تو مدینے کو گیا ہوں
 غریبہ ہے بس جس کی نساؤں میں نبی ﷺ کی
 مرنے نہیں اُسی کوچہ و بازار میں چاہوں

درکار ہے سرکار ﷺ کی رحمت کا سہارا
 میں آج ستم دیدہ اربابِ بجا ہوں
 پیکر ہیں نبی ﷺ عفو و کرم لطف و عطا کے
 کیا خوف جو میں عادی عصیان و خطا ہوں
 زرخ جس کا سدا شہر پیہر ﷺ کو رہا ہے
 الفت کی عقیدت کی میں اک ایسی صدا ہوں
 دیسے تو جھکایا نہیں سر میں نے کہیں پر
 نام آقا ﷺ کا سنتے ہی لیکن میں جھکا ہوں
 میں سچ میگزین سچ ندانِ علم سے کورا
 جیسا بھی ہوں ندائی سرور ﷺ میں رہا ہوں
 محمود عمرے اوج مقدر کو تو دیکھو
 آقا ﷺ کے گداؤں کے گداؤں کا گدا ہوں

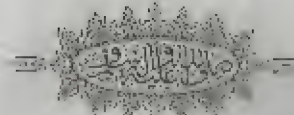
☆☆☆☆☆



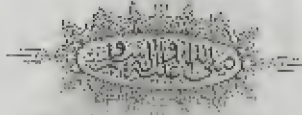
اس راستے میں کوئی بھی اڑچن نہ سد ملی
طیبہ میں داخلے کی ہمیں یوں سُد ملی
”مُتَا یَنْطَلِقُ“ کی آیہ قرآن پاک سے
جو بات بھی نبی ﷺ کی تھی وہ مستند ملی
کیسے ”ڈپازٹ“ اس میں کرائیں نہ ہم درود
جب خُلد کے حساب میں ایسی بھی مد ملی
اس کو کرم نہ اُن کا کہوں میں تو کیا کہوں
ہم کو ملی بہشت تو بے رُو و کد ملی
شہر نبی ﷺ میں پایا عجب ہم نے سلسلہ
جنتی طلب تھی اُس سے زیادہ رسد ملی
اندر جُوئی محبت ہی ﷺ نے قدم رکھا
ہر خُویر خُلد اُس کو کھڑی سزد ملی
تو نہ شیر نے لب پہ ہے مدح رسول پاک ﷺ
ورثے میں اک یہی تو رہ آپ و جد ملی



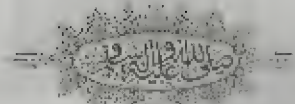
ہم نبی ﷺ چپو کے تو دکھ ہوں گے سارے گرد
کا نور پاؤ گے غم و اندوہ و رنج و درد
آیا بھی تھے تو میں بھی ہوں مداح مصطفیٰ ﷺ
اولاد بھی ہے میری اسی رہ کی رہ کوڑو
گرم سفر جو سوئے مدینہ کوئی ہوا
فی الفور میرے سینے سے نکلی ہے آہ سرد
اُس جیسا دلشین و دلاویز کون ہے
چہرے پہ جس کے پڑ گئی شہر نبی ﷺ کی گرد
پامردیوں شجاعتوں کی انتہا ہے یہ
ناموس مصطفیٰ ﷺ کا محافظ ہے شیر مرد
اس کا علاج سکند اخضر کی دید ہے
تکثیر معصیت نے کیا رنگ جس کا زرد
جس وقت مُغْلغل ہو چہرہ ﷺ کے ذکر کا
اظہار عاجزی میں ہے محمود خرد فرد



یہ ہے اعجاز "اَوْ اَدْنٰی" کی قربت کا وساطت کا
 "خوب معراج پر وہ اٹھ گیا روئے حقیقت کا"
 نبی ﷺ کے شہر سے دوری اگر باعث ہے رقت کا
 وہاں پر حاضری میں بھی کرم ہے اور رحمت کا
 یہ اک خواب مسرت دیکھ کر جیتا ہوں دنیا میں
 بقیع پاک میں لوں گا مزا میں خواب راحت کا
 نبی ﷺ کے پاک گنبد کا اسے حاصل ہے نظارہ
 یہی اعزاز ہے سب سے بڑا میری بصارت کا
 صاحب سرور عالم کے اہل بیت آقا ﷺ کے
 انھیں اعزاز صحبت کا انھیں تمغا قربت کا
 یہ ہے آرام گاہ مصطفیٰ ﷺ وہ آپ کا مولد
 میں قائل کیوں نہ ہوں گا طیبہ و مکہ کی حرمت کا
 سبب محمود میری خدمت نعت نبی ﷺ کے ہیں
 ندا ہاتھ کی فرمانِ مشیت حکم فطرت کا



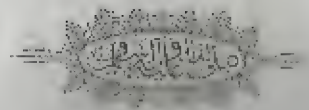
رجوں کیوں منتظر ہر پل نہ میں صبح قیامت کا
 نظارہ دیدنی جب ہو گا خورشید شفاعت کا
 یہی "مَلِکُ الْمُسْلِمِ" کے فقرہ خالق سے ظاہر ہے
 ملا ہے امتیاز آقا ﷺ کو نبیوں پر فضیلت کا
 نہیں تقدیر کے لکے کا کوئی خوف ناعت کو
 وہ اپنے ہاتھ میں رکھتا ہے یارو نجم قسمت کا
 عطا کیں مصطفیٰ کی کندہ ہوں گی جس کی آنکھوں پر
 نظارہ حشر میں ہو گا اُسے عین عنایت کا
 وہ جس نے زندگی میں ذکر آقا ﷺ کم کیا ہو گا
 مُتَقَلِّل پائے گا وہ آدمی ہر باب جنت کا
 نبی ﷺ کی شان میں گستاخی نفع قتل پر ہو گی
 یہی تو امتحاں ہے اصل میں مومن کی غیرت کا
 درود مصطفیٰ صَلَّی عَلَیْہِ کا دل سے عامل ہوں
 اثر محمود مجھ پر ہو گیا خالق کی سنت کا



عجب شہر حبیب کبریا ﷺ میں سرخوشی دیکھی
 مہاں پر امن پایا ہم نے اُس جا آشتی دیکھی
 رسول پاک ﷺ کی جس کے عمل میں پیروی دیکھی
 اُسی سے اولیاء و اصفیاء کی دوستی دیکھی
 گزرتی یاد سرور ﷺ میں جو میری زندگی دیکھی
 جہاں نے رنج سے نا آشنا غم سے بُری دیکھی
 رسول محترم ﷺ کو سب بڑوں کا مقتدا دیکھا
 جماعت انبیاء تک کی مٹھی کی مقتدی دیکھی
 لگاؤ نقد سے بھی کافروں نے جب انھیں دیکھا
 امانت پائی کردار و عمل میں راستی دیکھی
 نبی اب کوئی آ سکتا نہیں ہے حشر کے دن تک
 زمانے نے نبوت مصطفیٰ ﷺ کی آخری دیکھی
 شبیر سرور ہر دو جہاں ﷺ کی ہے خصوصیت
 کسی نے خواب میں دیکھی تو گویا واقعی دیکھی

مرے نزدیک وہ ہے لائق عزت کہ جس کی بھی
 حبیب کبریا ﷺ کے شہر سے وابستگی دیکھی
 زمانہ جانتا ہے خود سرا بھی تجربہ یہ ہے
 پیہر ﷺ کی سخا و جود میں دریا دلی دیکھی
 نظر آیا یہی ہر بار مظهر - آنکھ زائر کی
 جو روضہ دیکھتی دیکھی وہ ہم نے شبنمی دیکھی
 درود سرور کون و مکاں ﷺ معمول ہے اپنا
 یہی اک کام دیکھا جس میں ہم نے بہتری دیکھی
 تسلی دی مجھے محمود فقرات شفاعت سے
 جو نہی محشر میں آقا ﷺ نے مری شرمندگی دیکھی

☆☆☆☆☆



کرم جس پر ہے شاہ مرثیوں کا رحمۃ اللہ علیہ کا بڑا ہے کوئی ہو اور ہو کہیں کا
 در سرکار رحمۃ اللہ علیہ کے آگے جھکا ہے یہی تو اوج ہے چرخ بریں کا
 احادیث نبوی رحمۃ اللہ علیہ سے منہ جو موڑا رہے گا تو نہ دنیا کا نہ دین کا
 محبت کی نظر میں چوہوں سے حسین تر چاند ہے تو بارہویں کا
 مرے سرکار رحمۃ اللہ علیہ نے کفار تک سے لقب پایا تھا صادق اور امین کا
 نبی رحمۃ اللہ علیہ کے در کے دیوڑہ گروں نے سنا کہ لفظ آقا رحمۃ اللہ علیہ سے "میں" کا
 مقام عرش سے افضل ترین ہے جہاں روضہ ہے کلزا وہ زمیں کا
 نہ جب اٹھے گی یہ صفہ پہ جم کر ترفع دیکھنا میری جنیں کا
 صہب کبریا رحمۃ اللہ علیہ کے بعد رتبہ ہے اصحاب نبی رحمۃ اللہ علیہ کا تابعین کا

مجھے محمود تم پاؤ گے طیب
 اثر دیکھو گے جب حسن یقیں کا

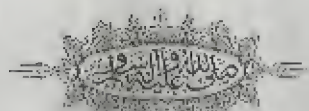
☆☆☆☆☆



سنا کر سب کو یا سب سے چھپا کر
 تو ذکر سرور عالم رحمۃ اللہ علیہ کیا کر
 نبی رحمۃ اللہ علیہ کا نقش پا دل میں بسا کر
 کہا کر حمد اور نعتیں کہا کر
 درود پاک ہے سنت خدا کی
 وظیفہ یہ بہ ہر صبح و مسا کر
 حضوری کی اگر خواہش ہے تجھ کو
 تو لازم ہے کہ تغلیط انا کر
 جو متواتر ہے کوئی بات رب سے
 مدینے جا کے عرض مدعا کر
 اُسے پوچھیں نہ محشر کے فرشتے
 پیہر رحمۃ اللہ علیہ جس کو دیکھیں مسکرا کر
 وہی خاک شفا خاک شفا ہے
 مدینے سے جو لایا ہوں اٹھا کر

۱۱۳

۸

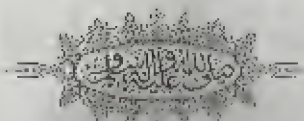


آج اذن مدح مُرسل ﷺ چاہیے
 اور صلہ اس کا نہیں کل چاہیے
 تو درود پاک سے غافل نہ ہو
 یہ وظیفہ لب پہ ہر پل چاہیے
 شہب اندھیرے معصیت کے چھا گئے
 الفت آقا ﷺ کی کشفِ چاہیے
 انعکاس نور سرور ﷺ کے لیے
 قلب کا شیشہ بھی صیقل چاہیے
 نعت کہتا ہوں کہ محشر میں مجھے
 ضلعتِ رحمت کا فرغل چاہیے
 اعتراض آقا ﷺ پہ کرنے کے لیے
 ذہن اور احساس متخل چاہیے
 بحرِ صبیہ میں ہوں آنکھیں آبِ آب
 بارغِ الفت کا اگر پھل چاہیے

بلندی مل چکی ذکرِ نبی ﷺ کو
 کہے گا کیا کوئی رتبہ بڑھا کر
 سبکی یہ تیرے آقا ﷺ نے دیا ہے
 ہر اک بندے کا ہر پل تو بھلا کر
 وہ بندہ سرفرازی پائے گا جو
 در آقا ﷺ پہ پہنچا سر جھکا کر
 جلا پائے گی روح و جان تیری
 نعوتِ رحمتِ عالم ﷺ پڑھا کر
 قبولیت کا پروانہ ملے گا
 جہرِ ﷺ کی طرف دستِ دعا کر
 مدینے جاؤں میں روزانہ محمود
 جو لے جائے ہوا مجھ کو اڑا کر

☆☆☆☆☆

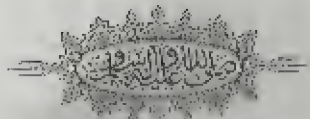
سامنے میزوں کے ہو ورد ورد
 رشتہ کاری کو بھی اٹکل چاہیے
 مسجد سرکار صلی اللہ علیہ وسلم سے نفقے کے دن
 تا قبا چلنا بھی پیدل چاہیے
 نام لے سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کا محمود - اگر
 مسکوں کا ایک دم حل چاہیے



رب کے ہیں محبوب بھی آقاؐ تو ہیں مختار بھی
 خیر صادق بھی ہیں وہ کاشف اسرار بھی
 دست بستہ ہم خدائے پاک کے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم سے
 طالب اُطاف بھی ہیں طالب دیدار بھی
 لامکاں تھا قُربتوں کی منزلوں کی اعتبا
 ایک حد تک اس کا شاید تھا حرا کا غار بھی
 اس یقین کا مجھ کو ہوتا ہے اعادہ بار بار
 نور زا شہر نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہے اور کرم آثار بھی
 رب سے بھی پوشیدہ کوئی بات راک تیری نہیں
 دیکھتے ہیں تیرے ہر ہر کام کو سرکار صلی اللہ علیہ وسلم بھی
 دیکھنے والا کوئی ہو تو دکھائی دیں اسے
 شہر سرور صلی اللہ علیہ وسلم میں خدائے پاک کے انوار بھی
 دہر میں کوئی نہ آقاؐ سا امانت دار تھا
 معترف صدق رسول حق صلی اللہ علیہ وسلم کے تھے اغیار بھی

”طَالِحٌ لِّي“ کا مجھے ارشاد سرور ﷺ یاد ہے
اور مجھے اپنی خطا کاری کا ہے اقرار بھی
نعت بھی ہونٹوں پر رہتی ہے بہ ہر صبح و مساء
کرتا رہتا ہوں درود پاک کا پرچار بھی
آخر اس کو پیش ہوتا ہے رسول اللہ ﷺ کے
نعت کا کوئی تو ہونا چاہیے معیار بھی
میری ہے محمودیوں نسبت مرے سرکار ﷺ سے
زندگی بھی آپ ﷺ سے منسوب ہے اشعار بھی

☆☆☆☆☆



تعلق اپنا جو ہے، وہ کبھی نہ تھا محدود
خطا نہ میری، نہ سرکار ﷺ کی عطا محدود
نجوم و ثمن و قمر کی تو ہے ضیا محدود
لفظ ہے نور مرے مصطفیٰ ﷺ کا لامحدود
وہ ان کا ہے تو یہ اس کے ہوئے ہیں جب مایوس
نہ ہے خدا کی، نہ سرکار ﷺ کی شامحدود
حضور پہلے تھے سب سے، نہ جانے کب تک ہیں
نہ ابتدا کسی حد ملے، نہ انتہا محدود
تناہی سے کہاں مملو ہے التفات خدا
نہیں عنایت محبوب کبریا ﷺ محدود
کوئی کیا مدح پیہر ﷺ کا حق ادا کرتا
قلم کا، نطق و خیال کا ہے آسرا محدود
ازل سے لے کے ابد تک دوام قائم ہے
کرم نبی ﷺ کا ہے بے انتہا و لامحدود

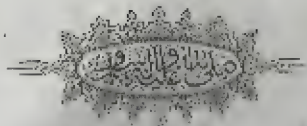
”فَاَوْحٰی“ سے یہ اشارہ دیا ہے مالک نے
 دُنَا کے قصر میں کب تھا دیا لیا محدود
 میں کیسے سرور کو نہیں صلوات اللہ علیہ کی عفت کرنا
 ذخیرہ میرے ہاں الفاظ کا جو تھا محدود
 ہر ایک شے تو ہے محمود شاکر سرور صلوات اللہ علیہ
 کہاں رہی ہیں عنایاتِ مصطفیٰ صلوات اللہ علیہ محدود
 ☆☆☆☆☆



فن کی تخلیق میں پرکھو تو میرا یہ رویہ کیا ہے
 آنکھوں میں کلامِ خالق ہے ہونٹوں پہ ثنائے آقا صلوات اللہ علیہ ہے
 ہم شمع و بکھر کی دولت کو اس سے مربوط سمجھتے ہیں
 جو نعت نہیں کہتا سنتا وہ گونگا ہے وہ بہرا ہے
 طیبہ کے ذکر و کش پر سر جھکا عقیدت والوں کا
 سرکار صلوات اللہ علیہ کے اسمِ گرامی پر دل اہلِ دلا کا دھڑکا ہے
 معراج میں کیسی باتیں تھیں کیا حال احوال تھا قربت کا
 لگتا ہے دُنَا کی خلوت کا منظور خدا کو اٹھنا ہے
 ”اَلطَّالِعُ لَیْ“ جب فرمایا محبوبِ خدائے عالم صلوات اللہ علیہ نے
 خدشہ ہے بد محشر کا کوئی دوزخ کا نہ کوئی کھٹکا ہے
 صد شکر کہ سیدھے ہاتھ میں بھی کچھ روز قیامت نعتیں ہیں
 کیا فکر ہے بائیں ہاتھ میں گر اعمال کا ایک پلندا ہے
 عظمت نہ نظر آئے جس کو دربارِ خدا میں سرور صلوات اللہ علیہ کی
 رکھتا ہو اگرچہ آنکھیں بھی لیکن وہ عقل کا اندھا ہے

جو متبع سرور ﷺ نہ ہوا، جس نے نہ محبت آپ سے کی
پائے کوئی منزل وہ پھر بھی؟ پاشغل یہ جھوٹا کہنا ہے
جس دن سے پیہر کا روضہ دیکھا ہے ان آنکھوں سے میں نے
ہر دلش منظر دنیا کا گنا ہے کہ دھندلا دھندلا ہے
محمود ازل کے دن سے میں سرکار ﷺ کی مدحت کرتا ہوں
”یہ عمر کوئی کیا آج ملی یہ عمر پرانا قصہ ہے“

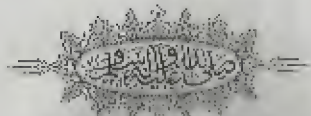
☆☆☆☆☆



نہ جاہ و حشمت و شوکت نہ نیم و زر سے ملتا ہے
سکونِ قلب و روح و جاں در سرور ﷺ سے ملتا ہے
ٹٹولو تو دلوں کو ان سے استفسار کر دیکھو
گواہِ لطف و اکرام نبی ﷺ اندر سے ملتا ہے
۲ پد سرکار ﷺ کو کیسے نہ میں دسیفِ خدا آنکھوں
اشارہ یہ کلام خالقِ اکبر سے ملتا ہے
حبیبِ خالق کون دمکان ﷺ کے شہرِ دلش سے
صحابِ لطف ملتا ہے تو چشمِ تر سے ملتا ہے
یہ وہ دن ہوگا جس دن لازماً دیدِ نبی ﷺ ہوگی
خوشی کا اک یہ سندیا ہمیں محشر سے ملتا ہے
سموں کو یوں تو جلوؤں تک خدا محدود رکھتا ہے
وہ ملتا ہے تو اپنی ذات کے مظہر سے ملتا ہے
اگر پوچھو تو سن لو صاحبِ بُزْکَہ بُصیرتی سے
کہ پیغامِ شفا سرکار ﷺ کی چادر سے ملتا ہے

وہ اعلانِ شہادت ہے پیغمبر ﷺ کی رسالت کا جو اک منٹھی کی تہ میں بولنے کنگر سے ملتا ہے سکینٹ اور طمانینت کا اک احساس زائر کو رسولِ پاک ﷺ کے روضے کے ہر منظر سے ملتا ہے جو چاہو گے تو کر لو گے تم استشہادِ میزاں سے کہ رب کا فیصلہ سرکارِ ﷺ کے تیور سے ملتا ہے نکلنا روزِ پاؤں چوم کر سرکارِ والا ﷺ کے یہ اندازِ عقیدت تو شہِ خادر سے ملتا ہے اگر احساس چاہو سربلندی سرفرازی کا تو وہ سرکارِ ﷺ کے در پر خیدہ سر سے ملتا ہے یہی کہتا ہے میری زندگی کا ایک اک لمحہ ”قرارِ زندگانی لطفِ پیغمبر ﷺ سے ملتا ہے“ نہ ہو لطفِ پیغمبر ﷺ تو قرارِ زندگانی کیا ”قرارِ زندگانی لطفِ پیغمبر ﷺ سے ملتا ہے“ نبی ﷺ کا جو بھی دشمن ہوا اسے اتر کھنسنے کا سبقِ محمود مجھ کو سورہ کؤثر سے ملتا ہے

☆☆☆☆☆



سرورِ کل ﷺ نے دلایا ہم کو احساسِ عمل پیش کرنے کے لیے محشر میں ہو اس عمل گزرے آقا ﷺ کی اطاعت میں ہر اک لمحہ ترا آدمی کا سانس تک ہوتا ہے عکاسِ عمل سوچ تک کا بھی تھاق ہو نبی ﷺ کے حکم سے ایک حد تک فکر بھی ہوتی ہے مقیاسِ عمل جو گزارے جائیں طیبہ کی نضا میں باادب سانس اتنے ہی گئے جائیں گے انفاسِ عمل میں بغل سے نعت کے دیوان نکالوں گا سبھی دیں گے بائیں ہاتھ میں جس وقت قرطاسِ عمل حشر میں تجھ کو بچائے گا درودِ مصطفیٰ ﷺ قیمتی ہر چیز سے ہو گا یہ الماسِ عمل دولتِ ندرج حبیبِ کبریا ﷺ رکھتے ہوئے رکھتا ہے نادم مجھے محمودِ افلاسِ عمل

☆☆☆☆☆

راجا رشید محمود کی دیگر تصانیف/تالیفات

- (۱) تحفہ عالمین اور رحمت اللعالمین ﷺ (وما ازسلک الا وحفۃ للعالمین) کی سائنسی تفسیر و تشریح (۲۵۶ صفحات) (۲) میرے سرکار ﷺ (مضامین سیرت ۱۳۳ صفحات)
- (۳) نزول و بی (تحقیق ۱۳۲ صفحات) (۴) حبیب الی طالب (موضوع پر پہلا تحقیقی کچھ ۲۱۶ صفحات)
- (۵) حضور ﷺ کی عادات کریمہ (۲۵۶ صفحات) (۶) حضور ﷺ اور بچے (۱۱۲ صفحات)
- (۷) میلا دار النبی ﷺ (مضامین قلم و نثر کا انتخاب ۳۳۶ صفحات) (۸) مدینہ النبی ﷺ (مضامین قلم و نثر کا انتخاب ۲۲۳ صفحات) (۹) حمد لغت (مضامین قلم و نثر کا انتخاب ۲۳۰ صفحات)
- (۱۰) دور و وسلام (۲۸ صفحات) (۱۱) قرطاس محبت (مضامین سیرت ۱۳۳ صفحات)
- (۱۲) بیاد مصطفیٰ ﷺ (۲۸ صفحات) (۱۳) عظمت و جلال حق نبوت ﷺ (۳۲ صفحات)
- (۱۴) طر مبادت منزل محبت (سفر نامہ رحمت ۲۲۳ صفحات) (۱۵) دیار ولز (سفر نامہ رحمت ۱۱۲ صفحات)
- (۱۶) سرزمین محبت (سفر نامہ رحمت ۱۱۲ صفحات) (۱۷) احادیث اور معاشرہ (۱۹۲ صفحات)
- (۱۸) دل و پ کے حقوق (۱۱۲ صفحات) (۱۹) راج دلا رے (بچوں کے لیے نظمیں ۹۶ صفحات)
- (۲۰) ترجمہ قصص انکبری از اسلام جمال الدین بیہوشی (۱۱۰۵ صفحات) (۲۱) تحریک جہت ۱۹۲۰ (تحریک کا پہلا علمی و تحقیقی جائزہ ۳۲۳ صفحات) (۲۲) قایمہ اعلام انکار و کردار (۱۶۰ صفحات)
- (۲۳) اقبال قایمہ اعلام اور پاکستان (۱۶۰ صفحات) (۲۴) نظریہ پاکستان اور فضائی کتب (۳۱۳ صفحات) (۲۵) ترجمہ نوح النبی از حضرت غوث اعظم (۱۵۷ صفحات) (۲۶) ترجمہ تفسیر الروایہ (۲۰۸ صفحات) (۲۷) مناقب سید مجتبیٰ (۷۴ صفحات) (۲۸) مناقب شیخ حسن (۷۰ صفحات) (۲۹) مناقب خواجہ غریب نواز (۳۵۶ صفحات) (۳۰) مناقب حضرت غوث اعظم (۳۶۰ صفحات)

کل ۶۵۷۶ صفحات

اخبارِ نعت

سید مجتبیٰ نعت کونسل

۱۔ جون ۲۰۰۵ کو لاہور مغرب کے بعد "سید مجتبیٰ نعت کونسل" کے زیر اہتمام جو تھے سال کا چھٹا ماہ طرعی و شاعر و چہ پال (ناصر باغ لاہور) میں ہوا۔ علامہ محمد بشیر رزوی نے صدارت لی۔ قاری صادق جمیل، ریاض احمد مفتی ایلو دیکت (گجرات) اور منیر (ر) محمد اسلم خان سیالوی مہمانان خصوصی اور مفتی علی جاوید چشتی (گجرات) مہمان شاعر کے طور پر شریک مشاعرہ ہوئے۔ کونسل کے چیئرمین راجا رشید محمود اس دن مدینہ طیبہ میں تھے اس لیے ان کی شرکت کے فرائض ماہنامہ "نعت" کے ذیلی ایڈیٹر اظہار محمود نے ادا کیے۔ مدنی کرائس کے طاہر ندیم نے تلاوت قرآن مجید کی سعادت حاصل کی۔

گزشتہ برس ۱۳ جون کو یہ فیصلہ حقیقتاً نائب واصل بحق ہوئے تھے۔ چنانچہ اس مشاعرے میں ان کے درج ذیل مصرعے پر کی گئی تھیں پر مبنی گئیں۔

"قدموں میں شہنشاہ دو عالم ﷺ کے پڑا ہوں"

مشاعرے میں محمد بشیر رزوی مفتی علی جاوید چشتی (گجرات) محمد صادق جمیل (منیر (ر) محمد اسلم خان سیالوی رفیع الدین دکنی کرشنی بقیہ رحمانی ضیاء الحسن ضیاء (کراچی) صاحبزادہ محمد حبیب اللہ نورکی (بھیر پور) اکرم اختر فارانی (کوٹک) رضا عباس رضا قاری غلام زبیر تاجز (کوچر انوالا) بقیہ احمد رضوی (پنڈی گھیب ضلع اٹک) سیدہ عزیزہ فرحت اللہ خان سوری (قصور) محمد تقی قصوری انجینئر غلام یاسین مالک قادی (کن سن) چوآ سید شاہ) حافظ محمد صادق اشتیاق ملک عمران صابری محمد ابراہیم عاجز قادی منصور فائز محمد طفیل اعظمی ڈاکٹر عطاء الحق انجم فاروقی ضیاء تیر کاش صدیقی محمد اسلام شاہ الہیہ دکنی اور راجا رشید محمود (مدینہ کریمہ) کی طرعی تھیں سائے آئیں۔ مشاعرے کے اختتام پر مہمان خصوصی ریاض احمد مفتی نے نعت کی حدود

پیشگوئی۔

مرد کی یہ صورتیں سامنے تھیں۔

حقیقتاً سب

شہنشاہی

عقلمند چہرہ

صادق فیصل

اسلم پالوی

رضاعلماس رشتا

غلام زبیر نائش

سید و عزیزہ

ذکی قریشی

فرحت اللہ سوری

قدموں میں شہنشاہ دو عالم ﷺ کے پڑا ہوں
میں ارم و اجڑ ہوں یا بکھیر برسا ہوں
دورخ کا مجھے خوف نہ۔ فردوس کی پروا
”قدموں میں شہنشاہ دو عالم ﷺ کے پڑا ہوں“
اب خالق تقدیر سے کیا اور میں چاہوں
”قدموں میں شہنشاہ دو عالم ﷺ کے پڑا ہوں“
دنیا مرے قدموں سے گئی بٹھکی ہے اور میں
”قدموں میں شہنشاہ دو عالم ﷺ کے پڑا ہوں“
صد شکر کہ دنیا کے بھیلوں سے رہا ہوں
”قدموں میں شہنشاہ دو عالم ﷺ کے پڑا ہوں“
میراج پہلا اور کسے کہتی ہے۔ دیا
”قدموں میں شہنشاہ دو عالم ﷺ کے پڑا ہوں“
کس جز و قاصر سے ہوئے دا لب نامت
”قدموں میں شہنشاہ دو عالم ﷺ کے پڑا ہوں“
اپنے قد و قامت سے کہیں آج پڑا ہوں
”قدموں میں شہنشاہ دو عالم ﷺ کے پڑا ہوں“
لیتا ہوں میں کیا تیرا اسے جانی کے محافظ
”قدموں میں شہنشاہ دو عالم ﷺ کے پڑا ہوں“
آغوش میں رحمت لے مجھے لے لیا جب سے

تحریر فارسی:

ضیاء الحسن منیا:

بشیر احمد رضوی:

منشا قصوری:

عائف قادری:

اشفاق ملک:

عمر آن صابری:

ایوب رحیمی:

عائز قادری:

انجم فاروقی:

”قدموں میں شہنشاہ دو عالم ﷺ کے پڑا ہوں“
میراج مقدس ہے یہ میراج مقدس
”قدموں میں شہنشاہ دو عالم ﷺ کے پڑا ہوں“
میں سے پڑا اعزاز دنیا کوئی نہیں ہے
”قدموں میں شہنشاہ دو عالم ﷺ کے پڑا ہوں“
بخشی ہے خدا نے مجھے میراج دواہی
”قدموں میں شہنشاہ دو عالم ﷺ کے پڑا ہوں“
یہ نصیب دارین ہے یہ عظمت کوئین
”قدموں میں شہنشاہ دو عالم ﷺ کے پڑا ہوں“
ہے فضل خدا۔ ان کا جو مہمان بنا ہوں
”قدموں میں شہنشاہ دو عالم ﷺ کے پڑا ہوں“
یہ خواب میں برسوں سے فکرت دیکھ رہا ہوں
”قدموں میں شہنشاہ دو عالم ﷺ کے پڑا ہوں“
جو ارض و سما میں ہے نہیں مجھ کو ملے گا
”قدموں میں شہنشاہ دو عالم ﷺ کے پڑا ہوں“
دنیا کے فسوں کار میں اب جی نہیں نکلا
”قدموں میں شہنشاہ دو عالم ﷺ کے پڑا ہوں“
عائز یہ تبتا ہے مرئی وقت اجل میں
”قدموں میں شہنشاہ دو عالم ﷺ کے پڑا ہوں“
ہر وقت ہی کرتی ہے کرم رحمت باری
”قدموں میں شہنشاہ دو عالم ﷺ کے پڑا ہوں“

طفیل عقیلی
عاشق صدیقی
عزیز اللہ بھٹو
ضیاء
بشیر رحمانی

عشر میں کڑی جوپ بھی برقاب گئے گی
"قدموں میں شہنشاہ دو عالم ﷺ کے پڑا ہوں"
آنکھوں میں جلی کو عمر ﷺ کی بسا کر
"قدموں میں شہنشاہ دو عالم ﷺ کے پڑا ہوں"
محسوس یہ کرتا ہوں سر عرش اعلیٰ ہوں
"قدموں میں شہنشاہ دو عالم ﷺ کے پڑا ہوں"
اللہ غنی! عشق و محبت کی یہ معراج
"قدموں میں شہنشاہ دو عالم ﷺ کے پڑا ہوں"
اب اس سے فزوں اور بھی کچھ ہے کہ جو مانگوں
"قدموں میں شہنشاہ دو عالم ﷺ کے پڑا ہوں"
کرتا ہے مقدر پہ ہرے رخک زمانہ
"قدموں میں شہنشاہ دو عالم ﷺ کے پڑا ہوں"
اب اور سہاروں کی ضرورت نہیں کوئی
"قدموں میں شہنشاہ دو عالم ﷺ کے پڑا ہوں"
بے ہر زمانے سے ہے کیا مجھ کو سروکار
"قدموں میں شہنشاہ دو عالم ﷺ کے پڑا ہوں"
کیا اور بڑی اس سے سعادت بھی ہے کوئی
"قدموں میں شہنشاہ دو عالم ﷺ کے پڑا ہوں"
کیا ان کی غلامی کا یہ اعزاز بھی کم ہے
"قدموں میں شہنشاہ دو عالم ﷺ کے پڑا ہوں"
ہر ایک کی قسمت میں کہاں اتنی بلندی

حافظ محمد صادق
راجا شید محمد
۲۔ ۲۰۰۵ء کے لیے باقی مصرعے طے ہیں:

"قدموں میں شہنشاہ دو عالم ﷺ کے پڑا ہوں"
ہرے لیے دولت بھی حکومت بھی یہی ہے
"قدموں میں شہنشاہ دو عالم ﷺ کے پڑا ہوں"
کیوں راس نہ آئے مجھے طیبہ کی اقامت
"قدموں میں شہنشاہ دو عالم ﷺ کے پڑا ہوں"
طیبہ میں سکوں اس لیے حاصل ہے کہ حافظہ
"قدموں میں شہنشاہ دو عالم ﷺ کے پڑا ہوں"
تم مجھ کو مری قبر کے گنبد میں نہ ڈھونڈو
"قدموں میں شہنشاہ دو عالم ﷺ کے پڑا ہوں"
میں آج نہ کیوں اپنے مقدر کو سراہوں
"قدموں میں شہنشاہ دو عالم ﷺ کے پڑا ہوں"
کیسے نہ دماغ اپنا سر عرش بریں ہو
"قدموں میں شہنشاہ دو عالم ﷺ کے پڑا ہوں"
خالق! تجھے کیا رم نہیں آئے گا اب بھی؟
"قدموں میں شہنشاہ دو عالم ﷺ کے پڑا ہوں"

۱۔ جولائی "مہت رسول ﷺ پائی ہے رب دود سے" نعیم صدیقی
۲۔ اگست "آنکھوں کا نور آپ ہیں دل کا سرور آپ ﷺ" راز کا شمیری
۳۔ ستمبر "عقیدہ اس لیے رکھتے ہیں ہم ختم نبوت کا" نظیر لودھی
۴۔ اکتوبر "عازر سدہ فطیں مرغ سیمین عرب" احمد رضا بیلوی
۵۔ نومبر "روشنی دل میں اترا آئی نظر کے راستے" حسرت حسین حسرت

یہ دیکھو "جس دل میں آرزو ہے حبیب خدا ﷺ نہیں" مرید صدیقی لکھنؤی

متفرقات

۱۔ مدیرِ نعت ۱۵ مئی کو زیارتِ حرمین شریفین کے لیے گئے۔ ۱۶ مئی (پیر) کو پہلا عمرہ کیا۔
۲۱ مئی (ہفت) کو مدینہ طیبہ حاضر ہوئے اور ۱۳ جون (پیر) کو رات 2 بجے کی تلاوت سے مدینہ النبی ﷺ سے ریاض ہوتے ہوئے صبح دس بج کر دس منٹ پر لاہور کی علامہ اقبال ٹین الاقوامی ایئر پورٹ پر اترے۔

۲۔ مدینہ کریمہ میں مدیرِ نعت نے اپنے مسن احباب محمد نواز مدنی، ثناء اللہ مدنی، عبدالحمید خان مدنی، فکیل نظامی، تاج گویدل، سید فضل الرحمن، صاحب مدعا، عبدعہد حسین، محمد ظفر اقبال، اصغر سلطانہ وغیرہ کے ہاں دعوتیں کھائیں۔

۳۔ مدیرِ نعت کے میر بانوں اظہر حسین طارقی، محمد انور محمد اعظم، ڈاکٹر محمد ارشد وغیرہ نے ان پر اپنی گر اللہ شفقتوں کی بارش کی۔

۴۔ ۲۶ مئی اور ۲۷ مئی ۱۹۸۸ء جون کو مدیرِ نعت کے اعزاز میں محفلِ نعت منعقد ہوئیں جن میں نعتِ غوان احباب نے ان کی نعتیں پڑھیں اور ان کا اردو اور پنجابی نعتیہ کلام ان کی زبان سے سنا گیا۔ نعت خواں حضرت نے ان کی توقعیں پڑھیں ان کے مطلع یہ تھے:

ہم بھی تھے اور خدا بھی لیکن نہ تھا تعارف

سرکار ﷺ نے کرایا اللہ کا تعارف

چار سو پچاس ہونے لگی رعتائیاں

جس ہرے سرکار ﷺ کی رعتائیاں

میں ﷺ کی عطا کا کھانا راز دیکھو

یہ ہے رعت حق کا انداز دیکھو

جذب میں ادب کے جو لوگ صدا دیتے ہیں

ان کو کیا کیا نہ ہو ارض و سما ﷺ دیتے ہیں

دل میں اتھیر زیارت کو بسائے رکھنا

حوصلہ اپنی استغلوں کا بڑھائے رکھنا

زاد رکھا دو شخص مجھے پارسا رکھا

مائی حبیب خدا ﷺ میں جو آ رکھا

خدا نے میرے لیے خاص آگہی کر دی

نبی ﷺ کے ذکر سے منسوب ہر گھڑی کر دی

۵۔ مدیرِ نعت نے ۱۰ جون (جمعہ) کو بعد نماز عصر اب العوالیٰ میں عبدالحمید خان مدنی کی بہو

اور محمد انور کے تایا کے انتقال پر ایصالِ ثواب کی ایک محفل کا اہتمام کیا جس میں تلاوت اور نعت رسول کریم ﷺ کے بعد مرحومین کے لیے دعائے مغفرت کی گئی۔

۶۔ ۱۰ جون (جمعہ) کے بعد بیٹے کی رات کو مدنی احباب نے مدیرِ نعت کے لیے ایک

حدیث المدینہ المنورہ میں پکک کا اہتمام کیا۔ وہاں مطعم النور اور مطعم الملذذ سے لائے ہوئے

الوانخ واقسام کے کھانوں اور شروبات کے ساتھ لذت کام و دہن کا اہتمام کیا گیا۔

۷۔ مدیرِ نعت پہلی بار ۱۹۸۹ء میں زیارتِ حرمین کے لیے گئے تھے۔ اب انھیں ۸ویں مرتبہ

حاضری کی سعادت ملی۔ ان ۱۸ حاضرین میں وہ سات ماہ اور دس دن مدینہ طیبہ میں رہے۔

☆☆☆☆☆

وضاحت

گزشتہ اشاعت خصوصی مئی جون ۲۰۰۵ء کی مشترکہ اشاعت تھی۔ اور یہ "طری نعتیں حصہ ۱" کی

حیثیت رکھتی تھی۔ کاربین محترم صحیح فرمائیں۔

آئندہ شمارے

اگست ۲۰۰۵ء طری نعتیں حصہ ۲

ستمبر ۲۰۰۵ء مرقع نعت

روح افزا

مشروب مشرق

جب چھوٹے چھوٹے باقیہ کردین موڈ خراب
اور آنے لگے غصہ ایسے میں روح افزا
مزاج میں لائے ٹھنڈکے اور ہلکھاس۔

پیوٹھنڈا ٹھنڈا،
بولو میٹھا میٹھا!



ہدیہ تہنیت

اے رشید! اے صاحبِ بخت رسا
مدح گوئے سرورِ کل انبیا (ﷺ)
ہو مبارک حاضری مصطفیٰ (ﷺ)
دل سے میرے یہ نکلتی ہے دعا
آقا (ﷺ) بلواتے رہیں تجھ کو سدا
لب پہ رہتی ہے شائے مصطفیٰ (ﷺ)
نعت ہے پہچان تیری جذبا
بار بار اس شہر میں جانا ترا
لازم ہے نعت گوئی کا صلہ
آقا (ﷺ) بلواتے رہیں تجھ کو سدا
ہے کرم آقا (ﷺ) کا تجھ پر بے بہا
تو مزے انوار کے لیتا رہا
اپنے لمحات حضوری میں بتا
اپنے نوری کے لیے کی تھی دعا؟
آقا (ﷺ) بلواتے رہیں تجھ کو سدا!

(صاحب زادہ) محمد محبت اللہ نوری

سجادہ نشین دربار عالیہ نوریہ اہم دارالعلوم حنفیہ فریدیہ
بصیر پور (ضلع اوکاڑا)

اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَى

سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا

مُحَمَّدٍ

وَعَلَىٰ آلِهِ وَآلِهِ وَصَحْبِهِ

اے اللہ! ہمارے آقا و مولا حضرت محمد ﷺ

اور ان کے آباء و عظام آل اطہار اور صحابہ کرام

(رضی اللہ عنہم) پر درودِ سلام اور برکت بھیج